یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابطے

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے ۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے

تار کا پتہ "اہلحدیث امرتسر"

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

مذہب ما ہا کہوں حدیث کیا ہے
قول و فعل و تقریر مصطفیٰ

نمبر ۹ ۔ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ روپے
روساء و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداروں سے " ۴ روپے
" ششماہی ۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے ۔

امرتسر ۔ مورخہ ۱۴ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

چند ضروری سوال
متعلقہ مسیح و مہدی

ہمارے ایک معزز اور فیاض دوست نے بڑی امید سے چند سوالات بھیجے ہیں ۔ اونکا اخلاص ان کے جواب دینے میں محرک نہ ہوتا تو جواب نہ دیا جاتا ۔ کیونکہ سوالات ایسے ہیں جن کو زمانے اپنی حرکت سے خود بخود حل کر دیا ہوا ہے ۔ مگر چونکہ سایل ایک مخلص دوست ہیں اس لئے جواب دیا جاتا ہے ۔ سوال یہ ہیں

(۱) اکثر اصحاب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ضرور پھر کل دنیا میں اسلام پھیل جائیگا ۔ مگر میرے ایک احمدی دوست اسکو خلاف قرآن کریم بتلاتے ہیں ۔ اور قول صدر کو بے سند ۔ اونکی رائے ہے کہ جب عبارت قرآنی سے ثابت ہے کہ نصاریٰ اور یہود میں قیامت تک عداوت رہے گی ۔ تو صاف ظاہر ہے ۔ کہ مذاہب مذکور بھی قیامت تک بدستور رہیں گے ۔ ہاں البتہ اہل اسلام کسی قدر ترقی کریں گے ۔ جیسے کہ مرزا صاحب کے زمانہ ظہور سے روبہ ترقی ہیں ۔ اور یورپ میں بھی اشاعت اسلام ہو رہی ہے ۔"

جواب ۔ اس سوال سے معلوم ہوتا ہے سایل کے احمدی دوست کو غلط فہمی ہے یا ناواقفی ۔ دنیا میں اسلام ہوگا یا کفر ۔ اس کی بابت ہمارا جو اعتقاد ہے وہ ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے الفاظ طیبہ میں سناتے ہیں :۔

عن المقداد انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول لا یبقی علی ظہر الارض بیت مدر و لا وبر الا ادخلہ اللہ کلمۃ الاسلام بعز عزیز و ذل ذلیل اما یعزہم اللہ فیجعلہم من اہلہا او یذلہم فیدینون لہا ۔ قلت فیکون الدین کلہ للہ (مشکوٰۃ باب الایمان)	مقداد صحابی کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ۔ فرماتے تھے ۔ زمین پر کوئی گھر مٹی یا خیمے کا نہ رہیگا ۔ مگر اللہ تعالے اوس میں کسی نہ کسی عزیز یا ذلیل کے ذریعہ سے اسلام کی تعلیم پہونچا دے گا ۔ پھر یا تو وہ لوگ اسکی اطاعت کر کے دنیا و آخرت میں عزت پا جاوینگے ۔ یا نافرمانی سے ذلیل ہو کر اس کی حکومت کے ماتحت ہو جاوینگے ۔

اس حدیث کا کیا مطلب اور کیا مفہوم ہے ۔ کسی حاشیہ یا شرح کا محتاج نہیں ۔ صاف مذکور ہے ۔ کہ قیامت تک اسلام اور قرآن سب جگہ پہنچیگا ۔ یا تو وہ مذہبی طور پر اس کے پابند ہو جاوینگے ۔ یا سیاسی طور پر اس کے ماتحت بن جاوینگے ۔ ان دونوں صورتوں میں یکون الدین کلہ للہ ۔ صادق آ ئیگا ۔ سیاسی طور پر ماتحت قوموں میں رنجش بھی ہوتی ہے کدورت بھی ۔ جیسا ہم مشاہدہ کرتے ہیں ۔ قرآن شریف کی آیت بھی ان معنے کی تائید کرتی ہے ۔ چنانچہ ارشاد ہے لا یزالون مختلفین ۔ (نسل انسانی ہمیشہ مختلف رہیں گے)

سایل نے یا اون لوگوں نے جو ایسا کہتے ہیں ۔ غالباً

گلزار احمدی ۔ یعنی معارج النبوت شریف کا پنجابی میں نظم دلچسپ دلپسند طرز پر تین جلدیں ہو اعظان شیریں زبان اور عاشقان حضور ذیشان کیلئے نایاب تحفہ ہر سہ جلد کی قیمت للعہ رعایتی ہے ۔ منیجر

AsliAhleSunnet.com

اس لفظ (لیکون الدین کلہ للہ) سے غلطی کھائی ہے وہ سمجھے ہیں کہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ سب لوگ مسلمان ہوجائیں گے مگر اصل مقام دیکھنے سے اس کے معنے حل ہوجاتے ہیں۔ کہ اس سے مراد مذہبی اطاعت نہیں۔ بلکہ مذہبی اور سیاسی دونوں کو شامل ہے جس کی تفصیل اوپر گذری

اس لئے احمدی (مرزائی) دوست سے پوچھئے۔ کہ آپ کے پیشوا مرزا صاحب نے جو بتلایا تھا۔ وہ پورا ہوا؟ کیا بتلایا تھا، غور سے سنئے۔

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے۔ اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا۔ کہ وحدت اقوامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے۔ کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنے شبہ گذرتا تھا۔ کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہوگیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا۔ وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں۔ اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈالدی۔ جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا۔

جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔ اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔

پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جبتک کہ وہ پیدا نہ ہولے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیۃ اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے۔

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ۔ یعنے خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اوسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنے ایک عالمگیر غلبہ اوسکو عطا کرے۔ اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا۔ اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو۔ اس لئے اس آیۃ کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے۔ جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئیگا۔"

(چشمۂ رحمت صـ۸۲)

اہلحدیث۔ یہ کتاب مرزا صاحب کی آخری تصنیف ہے۔ اس لئے ان خیالات اور مضامین کی نسبت یہ کہنا صحیح نہ ہوگا۔ کہ یہ اونکی سادگی کے زمانہ کے ہیں جب براہین احمدیہ کی نسبت مرزا صاحب نے خود لکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو رسالہ اعجاز احمدی صـ)

اب سوال یہ ہے۔ کہ یہ خیالات پورے ہوگئے ہیں؟ یہ دنیا ایک ہی مذہب پر آگئی ہے۔ تمام مذاہب پر اسلام کو کامل غلبہ حاصل ہوگیا؟ ان سب سوالات کا جواب اگر اثبات میں ہے۔ تو مبارک ہے۔ یہ زمانہ جس میں تمام دنیا نے مذہب اسلام قبول کرلیا اور اگر ان کا جواب نفی میں ہے۔ تو ایک بڑا ضروری سوال یہ ہے۔ کہ "کیا مسیح موعود دنیا میں آیا؟" قاعدہ کلیہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"۔ صحیح ہے۔ تو اس کا جواب بھی نفی ہی میں ملیگا۔ کہ "ہنوز نہیں آیا" اگر آیا ہوتا تو یہ حالت کیوں ہوتی ہم سے

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

دوسرا سوال۔

"مہدی علیہ السلام کی بابت حدیثات اقوال میں اسقدر اختلاف۔ کہ صریح طور سے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کون اور کس ملک و قوم کے ہونگے۔ اور کب ہونگے۔ اس لئے مرزا صاحب کے دعاوی کی تردید مشکل ہے نیز عیسے علیہ السلام کی بابت بھی یہی ہے" جوابات مع مستند حوالہ جات کے ہوں۔ (سید سکندر شاہ از جرا)

جواب۔ اختلاف فروع میں ہے۔ اصول روایت میں نہیں۔ اصول بلکہ اصل الاصول یہ ہے۔ کہ امام مہدی اولاد فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے ہونگے۔ نیز فرمایا۔ یواطئ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی۔ اوسکا نام میرے نام سے ملتا ہوگا۔ اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے۔ یعنے اسکو محمد بن عبد اللہ مہدی کہیں گے۔ (ترمذی)

یہ الفاظ ایسے شخص کی تکذیب کے لئے کافی ہیں جن پر یہ الفاظ صادق نہ آئیں۔ یعنے جو محمد بن عبد اللہ نہ ہو۔ اور مہدی کا دعوے کرے۔

آہ! مرزا صاحب کے دعوے کی تصدیق یا تکذیب بھی ہنوز کسی بحث کی محتاج ہے؟ حالانکہ اس ساری بحث کا خاتمہ کسی اہل دل نے ایک رباعی میں کر دیا ہے۔ جو یہ ہے

گفت مرزا مرشناء اللہ را
مرد اول ہر کہ ملعون خدا است
خود ــ وا نہ شد لبوئے نیستی
بود .... ولیکن گفت راست

٭اشتہار مرزا ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔

جنگ فرنگ کا اثر مذہبی اخبارات اور مذاق زمانہ پر اور اس کا علاج

باسمہ سبحانہ

(خاص اخبار اہلحدیث کے لئے)

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَ
اَنْ لَّا یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

برادر مکرم مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ جب سے جنگ فرنگ کے تیر و تفنگ چھوٹنے لگے تب سے اخبار نویسوں کے حوصلے بھی ٹوٹنے لگے۔ کاغذ کی گرانی کی شکایت جو اکثر اخبار نویسوں نے کی ہے۔ اور اس کے اثر سے کسی نے تو حجم میں کمی کردی اور کسی نے قیمت بڑھادی۔ آپ نے

AsliAhleSunnet.com

بھی ان کی رسم پر اپنے ناظرین سے دریافت کیا ہے۔ کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ اس کے جواب میں آپ کے ناظرین جو کچھ برداشت کر سکتے ہوں۔ آپ کو اس سے اطلاع دیں۔ یہ ان کا فرض ہے خاکسار اس امر میں زیادہ نہیں لکھنا چاہتا۔ ہاں اتنا کہتا ہوں ؎ ہر داغ کہ آئی من ارزاں مے شناسم۔ سچے دل سے کہتا ہوں۔ کہ اخبار اہلحدیث اس عوض میں کہ اس کا نام اہلحدیث ہے۔ اور آپ کے ہاتھوں سے ہو کر آتا ہے جس قیمت پر جس حجم میں اور جتنی مدت میں آوے۔ مجھے مفت معلوم ہوگا ؎

جاوے چند دادم جاں خریدم
بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم

لیکن خاکسار کے خیال میں جو بات آجکل اخبار نویسوں کے لئے جانفرسا ہو رہی ہے۔ وہ یہ ہے انقلاب ایام سے ناظرین کے مذاق میں بھی انقلاب آگیا ہے۔ جن مضامین اور خبروں کا انکو شوق ہے انکی طرف سے صرف اخبار نویس ہی تنگدست نہیں بلکہ ان کے کراماً کاتبین بھی خاموش ہیں (عذراً اَوْ نُذْرًا) ناچار دفتر کھلا رکھنے اور اخبار کے جاری رکھنے کے لئے وقت پر کچھ نہ کچھ لکھکر اخبار روانہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ آجکل زمانہ کا مذاق مرغوب طبع اشیاء کا شائق ہے۔ اور سادہ ماحضر پر قناعت مشکل ہے۔ اس لئے مسودات سب سیاہی کی لکیریں معلوم ہوتی ہیں۔

خاکسار کے نزدیک بہتر تدبیر جو ناظرین کی توجہ کو اخبار کی طرف کھینچ لاوے۔ اور انکو دوسروں تک پہنچانے میں ابھارے یہ ہے کہ لائق اخبار نویس مضامین میں جدت پیدا کریں۔ اور اپنے زور قلم اور سحر بیانی سے لوگوں کو اپنا شیدا بنائیں ؎

کسی کی آنکھ میں جادو تری زباں میں ہے
اثر لبھانے کا پیارے ترے بیان میں ہے

گذشتہ رات اسی امر میں سوچتے سوچتے یہ سوجھی (جسے قادیانی لٹریچر میں الہام کہنا چاہئے) کہ اخبار اہلحدیث کے ساتھ ہر اشاعت میں کم از کم ایک دو ورق

تاریخ نبوی و تاریخ صحابہ کا سلسلہ بطور ضمیمہ نکالا کرے۔ اس زمانہ کو موجودہ مذاق سے مناسبت بھی ہے اور مضمون نویسی کے لئے دین و دنیا ہر دو میں اس کا میدان بھی وسیع ہے۔ اس لئے دو ورقہ یا اخبار کی قیمت میں اضافہ کیا جاوے۔ آپ کہیں گے کہ حساب تو وہی رہا کہ قیمت بڑھی تو کاغذ بھی بڑھا۔ اس کے جواب میں معروض ہے۔ کہ اول تو میری یہ تجویز آپکی دریافت کردہ تجویز کے علاوہ ہے۔ دوم یہ کہ آپ سابق حجم ہی میں ایک دو ورقہ مقرر کر سکتے ہیں۔ اس کے نمبر صفحات بالکل الگ رہیں۔ تاکہ اختتام پر خریدار اسکی علیحدہ جلد کرا سکیں اس تجویز سے امید ہے کہ خریداروں کی تعداد بھی بڑھ جاوے گی۔ جو آپکی دلی مراد ہے۔ اور اخبار کی قیمت بھی زیادہ ہو جاویگی۔ جو نیز ہم چاہتے ہیں۔ اور دوسرے اخبار والوں نے کیا بھی ہے۔

اسکی نسبت ایک سوال اور باقی ہے۔ کہ سلسلہ جاری رکھنے کے لئے ضرور ہے کہ اس تاریخ کا مصنف کوئی خاص شخص مقرر ہو۔ جس کے پاس عربی تواریخ کا ذخیرہ بھی ہو۔ اور مغربی تواریخ پر بھی نظر رکھتا ہو۔ کیونکہ مغربی مصنفین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں عمداً یا سہواً کسی قسم کی لغزشیں بھی کھائی ہیں۔ اور لوگوں کو مغالطے بھی دیئے ہیں۔ سو اس کا جواب اگرچہ ناظرین کی رائے پر موقوف ہے۔ لیکن دم نقد اس تجویز کے ساتھ یہ بھی جتائے دیتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ آپکو ایسا شخص بھی دیدے گا۔ جو دفتر اہلحدیث کے لئے اس بار گراں کو ہلکا سمجھے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر اس ادنےٰ خدمت کو یادگار چھوڑنا اپنی سعادت جانے گا۔ گو اسے کتابی و اکتسابی علم کم ہے۔ مگر بقول سابق فخر اہلحدیث مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی شاید اسے علم لدنی بھی ہے۔

میرا سینہ اس وقت سرور سے پر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات طیبہ کی پاک خوشبو آپ کے عاشقین تک پہنچانے کے لئے ممنون ہے۔ لہٰذا ناظرین ضرور بہت جلد اپنی اپنی رائے سے خاکسار کو اور مولانا ثنا ءاللہ کو اطلاع دیں۔ تاکہ دوسرے نمبر میں صبح صادق کی روشنی یعنے تاریخ نبوی کی تمہید جو اَعْلَمُوْا اَنَّ

اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ (الحدید) کی تفسیر ہوگی۔ شب توہمات کی ظلمت کو دور کر کے آپکو آفتاب عالمتاب یعنے

جلوۂ محمدی

کی امیدیں دلائے۔ (وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ)

تاریخ نبوی کے دو ورقے یا چو ورقے (غرض جسقدر مقرر ہو) کی قیمت کا مقرر کرنا مولانا صاحب کا کام ہے۔ میرے خیال میں اگر دو ورقہ مقرر ہو۔ تو مبلغ ایک روپیہ سالانہ زیادہ ہونا چاہئے۔ امید ہے کہ ناظرین کو بھی گراں نہ گذرے گا۔ اور مولانا صاحب کا بھی نقصان جو گرانی کاغذ کی وجہ سے انکو اٹھانا پڑتا ہے۔ پورا ہو جائیگا۔ اور اگر چو ورقہ ہو۔ تو عہ (دو لیٹر روپیہ سالانہ) اضافہ ہو۔

مینے اپنی تجویز کو ہر پہلو سے سوچا اور جانچا ہے۔ ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ انسان ہوکر غلطی سے مبرا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ناظرین کی آراء رزین کا بھی طالب ہوں

اگر برادران مکرم اس تجویز کی تائید میں ہوں۔ تو قلم فرسائی سے دریغ نہ کریں۔ اور نہ ناظرین کی رائے پر چھوڑ دیں جس نے خود اس بوجھ کو اٹھانا چاہا ہے۔ وہ بقاعدہ نعم بالشروع خدا کی مدد سے خود ان سے نپٹے گا۔ کیونکہ اخبار میں اپنے قوم کو برابر حقوق دیدئے ہیں۔ آپ صرف طبع کراکر اپنے ناظرین تک وہ دو ورقہ پہنچا دیا کریں۔ اور ان کی آمدہ رقومات کو اخبار کے ساتھ ضم کر لیا کریں۔

خاکسار ابراہیم سیالکوٹی

اڈیٹر۔ تجویز معقول ہے بلکہ میری مطلوب۔ کیونکہ مینے ایکدفعہ اس عنوان کو شروع بھی کیا تھا جسکو بوجہ دیگر مضامین کے نباہ نہ سکا جسکی مجھے ندامت ہے۔ اس لئے آپکی تجویز پاس ہے۔ بدو شرط (الف) تاریخ اہلحدیث جو آپکے سپرد ہے۔ اس کی تکمیل میں کمی آتے مندنگی کا اعتبار نہیں۔ مولانا شبلی مرحوم کو دیکھئے کس طرح سیرت نبوی نا تمام چھوڑ گئے رحمۃ اللہ (ب) کم از کم چھ مہینے جتنا مسودہ دفتر ہذا میں آ جائے۔ تو اشاعت شروع کیجاویگی۔ باقی طرز اشاعت پر غور کر کے احسن صورت اختیار کی جاویگی۔

میں امید کرتا ہوں۔ ناظرین میں سے کوئی بھی

ل کیا آجکل پنشن پر ہیں، گو پنشن پر ہیں۔ تاہم لارڈ رابرٹ کی طرح بہت کچھ کر سکتے ہیں (اڈیٹر) ؎ کسی غیر معروف مقام پر مولانا بٹالوی نے لکھا تھا۔ کہ مولوی ابراہیم کو بھی علم نہیں۔ علم لدنی ہوگا۔ مولوی صاحب سیالکوٹی انہیں چوٹ کا جواب دیتے ہیں۔ معلوم ہوا۔ کہ ابراہیم حلیم کو بھی غصہ اور رنج ہوتا ہے۔ شاید مذاق سے لکھا ہوگا (اڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

آپکی تجویز کی مخالفت نہ کریگا۔

میں بھی اس تجویز کی تائید کرتا ہوں۔ مبارک کام ہے۔ اس کی مبارک ہو۔ والسلام

شیخ دین محمد سگنلر امرتسری

میں اس دین و دنیا کی سعادت سے بہرہ مندوز کرنیوالی مقدس تجویز پر سید القلم سیالکوٹی صاحب کو مبارکباد دیتا ہوا عرض کرتا ہوں۔ کہ ؎

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

خاکسار مولا بخش کشتہ امرتسری

قادیانی مشن

معجزات کی کثرت

مرزا صاحب کے مخالف تو شاکی ہیں۔ کہ آپنے باوجود دعوے کے کوئی معجزہ یا کرامت نہیں دکھائی حالانکہ آپ بہت بڑے مدعی تھے۔

مگر مرزا صاحب کے جانشین کا اس کے برخلاف یہ دعوے ہے۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشانات جس کثرت سے ظاہر ہوئے۔ ان کی مثال بجز آپ کے آقا آپ کے مقتدا سیدنا خاتم النبیین وسید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی نبی میں ملنی ناممکن ہے۔ خدا تعالے نے اس بات کے ثابت کرنے کیلئے کہ آپ اس کی طرف سے ہیں اس قدر نشان دکھلائے۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں۔ تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن جن لوگوں کو سعادت سے حصہ نہیں ملا۔ وہ ایک نشان کا ظاہر ہونا بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اور محض افتراء کے طور پر ناحق کے اعتراض پیش کر دیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح خدا کا قایم کردہ سلسلہ نابود ہو جاتے مگر خدا چاہتا ہے۔ کہ اپنے سلسلہ کو اپنے ہاتھ سے مضبوط کرے کہ وہ کمال تک پہنچ جاتے"

(الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۱ کالم ۱)

اہلحدیث۔ دنیا میں عجیب عجیب دعووں کے مدعی ہوتے ہیں۔ مگر اس قسم کا دعوے بھی کبھی کسی نے نہ سنا ہوگا۔ جو مرزا صاحب قادیانی کرتے تھے۔ اور ان کے جانشین بناتے ہیں۔ مرزا صاحب کی زندگی میں تو ہم متمنی رہے۔ کہ کاش ہم ایک ہی معجزہ مرزا صاحب کا دیکھیں۔ مگر نہ دیکھا۔ لیکن ان کے انتقال کے بعد ہم یہ سنتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کے اتنے معجزے ظاہر ہوئے ہیں۔ کہ ان سے ایک ہزار نبی کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ عبداللہ آتھم عیسائی والی پیشگوئی۔ آسمانی منکوحہ کے نکاح کی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب پٹیالوی کی موت کی۔ آخر میں اس عاجز کے متعلق شرطیہ بردبازی کی۔ غرض یہ سب واقعات ہمکو بتلاتے ہیں۔ کہ الفضل کی عبارت میں بجائے لفظ (نبی) کے (متنبی) ہوتا۔ تو ہم بھی تصدیق کر سکتے۔

قادیانی اور لاہوری پارٹی میں چپقلش

گذشتہ ایام میں جو دونوں پارٹیوں میں نزاع رہی ہے۔ ناظرین اوس سے آگاہ ہوں گے۔ درمیانی زمانہ میں کچھ وقفہ ہو گیا تھا۔ اب جو دونوں پارٹیوں کا سالانہ جلسہ سر پر آیا۔ یعنی ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو قادیان اور لاہور میں جلسہ ہونا قرار پایا۔ تو لاہوری جماعت کی طرف سے ایک مضمون اخبار "پیغام صلح" میں نکلا۔ سب احمدی آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس لئے جو صاحب قادیان کے جلسہ پر جاویں۔ لاہور کا جلسہ بھی دیکھتے جاویں۔" اس کے جواب میں قادیان سے ایک اشتہار نکلا جس میں مشتہرین نے اس مضمون کا جواب لکھتے ہوئے کہا۔ کہ ہم تم ایک نہیں ہیں۔ کیونکہ تم جو اسلام (بغیر ذکر احمدیت یعنے بغیر رسالت مرزا کے) پیش کرتے ہو۔ یہ تمہاری خطرناک روش ہے ہم اوس اسلام کو مانتے اور پھیلاتے ہیں جس میں احمدیت کا دخل ہو۔ مطلب صاف ہے کہ قادیانی جماعت کے نزدیک وہ ٹھیٹھ اسلام جو مکہ میں پیدا ہوا اور مدینہ میں پھیلا پھولا۔ نجات کے لئے کافی نہیں۔ جب تک اوس میں مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کو داخل کیا جاوے یہی معنے ہیں ؎ کوئے جاناں سے خاک لائیں گے

اپنا کعبہ نیا بناویں گے

۱۹۱۴ء کی روانگی

اور

۱۹۱۵ء کی آمد

؎ عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جس میں شام و سحر
کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

عیسوی ۱۹۱۴ء جس کی مجالست و موانست کل شام تک ہمارے ساتھ تھی۔ اور جو دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دفتروں۔ بینکوں۔ عدالتوں سرکاری اور غیر سرکاری کاغذوں میں جلوہ آرا تھا جسکا سکہ پیسوں۔ روپوں اور پونڈوں وغیرہ پر مروج تھا۔ آج وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سے رخصت ہو گیا ہے سنہ مذکور کا چلا جانا اگرچہ ظاہری نظروں میں کوئی تعجب خیز امر معلوم نہیں ہوگا۔ کیونکہ جس طرح صبح کے بعد دوپہر اور دوپہر کے بعد شام۔ شام کے بعد رات اور رات کے بعد صبح نمودار ہوتی ہے۔ اور جسطرح آفتاب کا طلوع اور پھر زوال اور پھر غروب ایک معمولی امر نظر آتا ہے اور جس طرح چاند کا پہلی رات کو ایک چھلکے کی صورت میں دکھائی دینا۔ پھر قمر اور پھر بدر (پورا چاند) ہونا اور پھر گھٹتے گھٹتے ایک چھلکا سا ہو کر غائب ہو جانا ایک قدرتی انتظام و انقلاب کا ثبوت دیتا ہے۔ اور جس طرح ہر ایک وقت۔ ہر ایک شے اپنے سے پہلے گذرنے والے کی ناپائداری اور بے ثباتی کی دلیل ہے۔ اسی طرح سنہ مذکور کا بارہ مہینوں کے دور کاٹتے ہوئے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جانا اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جو کیفیت آج اس پر گذری ہے۔ یہی ہر ایک کے ساتھ پیش آنے والی ہے۔ اور سوائے حی و قیوم۔ قادر مطلق کے کسی چیز کو بھی قیام و ثبات نہیں ہے

جانے کو یوں تو ہر ایک نے چلے جانا ہے۔ اور اپنے وقت پر (جو خدا کے علم میں مقرر ہے) نیست ہو جانا ہے خواہ وہ جاندار ہے یا بے جان۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ جانے والے کا طرز عمل کیسا رہا۔ اور اس کی ذات سے دوسروں کو (جنکو اس سے تعلق تھا) فایدہ پہنچا یا نقصان ؎

لفظ خاتم ... تورات - انجیل اور قرآن ... [illegible]

AsliAhleSunnet.com

یوں تو دنیا میں سبھی آتے ہیں مرنے کے لئے
موت اُسکی ہے کرے جسکا زمانہ افسوس

دیکھتے دیکھتے ۱۳۴۲ھ چلا گیا۔ اور دنیا کی تاریخ میں اپنی یادگار ایک بھیانک اور خونی جنگ کی صورت میں قائم کر گیا۔ یہ جنگ جسکی بارود کی خشکی۔ تلوار کی تیزی۔ اور توپوں کی آتشباری کی حدت اور سائنٹفک طرز کی لڑائی نے دنیا بھر میں ایک تہلکہ برپا کر دیا ہے۔ اور جس کے کشت و خون سے کشتوں کے پشتے لگ گئے ہیں اور ابھی نہ جانے کیا کیا کچھ ہونے والا ہے کیونکہ

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

لیکن آؤ ہم ذرا تھوڑی دیر کے لئے غور و فکر کریں۔ کہ ہم نے اس جانے والے سال میں دین کی۔ قوم کی کیا کچھ خدمت انجام دی اور ہم نے اپنے فرائض کو کہاں تک نباہا ہے جو اس مالک الملک نے یہ وقفہ دیا۔ ہم نے اس سے کیا نفع اٹھایا۔ اور اس وقت کی کیا قدر کی؟

ہمارے خیال میں اس عرصہ کے اندر ہم نے کوئی ایسا بڑا اہم کام انجام نہیں دیا۔ جو ہمارے لئے قابلِ ذکر و فخر ہو۔ تاہم اہلحدیث کانفرنس کا پشاور جیسے شہر میں منعقد ہونا اور بخیر و خوبی ختم ہونا ایک نمایاں کامیابی اور حوصلہ افزائی کا موجب ہے۔ اس کے بعد اخبار اہلحدیث کا دو ہزار کی ضمانت طلب کئے جانے پر معرضِ تعویق میں نظر آنا جماعت اہلحدیث کی پریشانی اور حوصلہ شکنی کا کچھ کم باعث نہ تھا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس گئے گذرے زمانہ میں بھی جماعت اہلحدیث نے کمال فراخ دلی اور علو ہمتی سے اس بات کو ثابت کر دیا۔ کہ وہ اپنی ضرورتوں اور اپنے احساس سے غافل نہیں ہے۔ اور نہ وہ دوسروں کے سامنے دستِ سوال دراز کرکے اپنی محبت و دون ہمتی کا منظر پیش کرنا چاہتی ہے چنانچہ اہلحدیث جماعت نے جس خندہ پیشانی اور عجلت کے ساتھ اس بڑی رقم کو مہیا کر دیا۔ وہ بلاشبہ ایک قابلِ تحسین امر ہے۔ اور ایسی صورت میں جبکہ اخبار کی زندگی اور موت کا سوال درپیش ہو۔ ایسی خوبی سے اس گتھی کا سلجھ جانا خدا تعالیٰ کے بے بہا احسان و فضل اور قوم کی بیداری کا بیّن ثبوت ہے۔ الحمد للہ۔

جانے والا سنہ جا چکا ہے۔ اور آج نئے سنہ ۱۳۴۳ھ کا گویا

پہلا دن ہے

یا یوں سمجھو۔ کہ آغاز ہے۔ آؤ ہم اس پاک ارشاد کے مطابق کہ "دن بھر کے کام کاج اور افعال و اقوال پر رات کو سونے سے پہلے نظر ڈالو۔ بُرے کاموں کو ترک کرنے اور نیک کو رواج دینے میں کوشش کرو" متوجہ ہوں۔ ہم سے جو لغزشیں صادر ہوئیں۔ انکو ترک کرنے اور آئندہ کے لئے بہترین خدمات دینی و قومی کے انجام دینے کے لئے ایک پروگرام طیار کریں۔ اور مستعد ہو کر نہ صرف پچھلی کمی کو پورا کریں۔ بلکہ آئندہ کے لئے ایک ایسی شاہراہ قائم کر دیں۔ جو ہمارے آنے والے معاملات کو منزلِ مقصود پر پہنچانے کے لئے بہت کچھ ممد و معاون ثابت ہو۔

سب سے پہلے جو اسوقت ہمارے پیشِ نظر کام ہے وہ اہلحدیث کانفرنس کا علیگڈھ میں منعقد ہونا ہے علیگڈھ علمی پہلو کے لحاظ سے ہندوستان بھر کے مسلمانوں کا ایک ممتاز مقام تصور کیا گیا ہے۔ اور علیگڈھ کالج کی کامیاب ہستی کی وجہ سے ایک قابلِ رشک عزت رکھتا ہے۔ ایسے مقام پر اہلحدیث کانفرنس کا ہونا اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ قوم اپنی متفقہ طاقت اور غیر معمولی ایثار و ہمت سے کام لے۔ اپنے اخلاص اپنے افعال اور اپنے اقوال سے ایک نظیر پیدا کر دے۔ کہ اگر احیائے سنت کا کام کوئی جماعت انجام دے سکتی ہے۔ تو وہ اہلحدیث جماعت ہے۔

اور اگر ہم نے تساہل سے کام لیا۔ اور غیر معمولی دلچسپی کا اظہار نہ کیا۔ تو نہ صرف ہماری کمزوری کی علامت سمجھی جائیگی۔ بلکہ آئندہ کے لئے ہمارا عدم وجود برابر ہوگا۔ پس ضروری ہے۔ کہ جس صورت میں ہم نے اللہ اور اس کے سچے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین کی تبلیغ کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ہم ہر آنے والی کانفرنس کے اجلاس کو بیش از بیش بارونق و پُرشان بنانے میں کامیاب ثابت ہوں۔

یہ ہم اوپر بتلا آئے ہیں۔ کہ اس سال کانفرنس کا اجلاس علیگڈھ میں ہوگا۔ جو جماعت کی قدردانی اور توجہ کا بہت کچھ مستحق ہے۔ اور اس بات کا متمنی ہے۔ کہ جہاں دو اہلحدیث بھی ہوں۔ وہاں بھی ایک حرکت پیدا کر دیں۔ جس سے بے اختیار مونہہ سے نکلے۔ کہ

چلو علیگڈھ کو

علیگڈھ میں ہم نے سیر و تفریح کے لئے نہیں جانا ہے اور نہ ہم نے اپنی لفاظیوں سے وہاں کوئی عارضی دلخوش کن منظر دکھانا ہے۔ بلکہ اس روانگی میں اور علیگڈھ کے در و دیوار میں ہماری بہت کچھ امنگیں اور امیدیں مضمر ہیں۔ قوم کی آئندہ سود و بہبود پر غور کرنا ہے۔ توحید و سنت کی اشاعت کے لئے انتظام کرنا ہے علم القرآن والحدیث کو عمدہ پیمانے پر ترویج دینے کے لئے سوچنا ہے۔ قوم کے افراد سے نفاق و شقاق کا رفع کرنا اور اتفاق و یگانگت بڑھانے کی تحریص و ترغیب دلانا ہے۔ الغرض ہر مفید سے مفید دینی و قومی کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک معیار مقرر کرنا ہے۔ ہر ایسے مقام پر جہاں دو اہلحدیث گھر بھی آباد ہوں۔ انجمن اہلحدیث کا قائم کرنا اور ہر انجمن کے ساتھ ایک اہلحدیث مکتب قائم کرنے کے متعلق وسائل بہم پہنچانا ہے۔ اہلحدیث کانفرنس کے ماتحت ایک ایسی درسگاہ کو قائم کرنا ہے۔ جس سے ہندوستان بھر کے طلبا۔ دینیات میں پورے طور پر متمتع و مستفید ہو سکیں۔ اور جس طرح لوئر۔ پرائمری اور مڈل سکول۔ ہائی سکولوں سے اور ہائی سکول کالج سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح اہلحدیثوں کی جملہ انجمنوں کو اہلحدیث کانفرنس سے اور تمام اہلحدیث مکتبوں کو علمائے اہلحدیث درسگاہ سے ملحق و منسلک کرنا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

پس ہمارے بزرگ۔ بھائی اور عزیز کمربستہ ہو جائیں اور اپنے علم۔ دولت۔ وقت۔ تقریر۔ ایثار و ہمت سے ایک خوشگوار تغیر پیدا کرکے دکھا دیں۔ تاکہ ایک دفعہ پھر کونے کونے سے یہ آواز آ جائے۔

اصلِ دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیثِ مصطفےٰ برجاں مسلّم داشتن

AsliAhleSunnet.com

قادیانی مذاکرہ علمیہ

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

اخبار گوہربار ممیز طیب و خبیث موسومہ اہلحدیث مجریہ ۴ - دسمبر سنہ ۱۴ء میں بذیل قادیانی مشن بعنوان مذاکرہ علمیہ بابت آیت قرآنی "آیت سورہ انبیاء وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا - الآیہ کی ترکیب نحوی کرکے آپنے اس ترجمہ کی تغلیط کی ہے۔ جو قادیانی ٹریکٹ میں مشہور و دائر ہے۔ اور قادیانی جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ کہ اس آیت سے ان کا یہ استدلال کرنا کہ جو مر چکا ہے وہ دوسری دفعہ دنیا پر نہیں آسکتا۔" درست نہیں ہے۔ بلکہ بطریق علم میزان ممکن ہے۔ کہ مردے دنیا میں رجوع کریں۔"

مولانا! یہ تو علمی سوال ہے۔ اور اس جماعت کی علمی استعداد معلوم۔ قرآن شریف کی کسی آیت کا مطلب قواعد عربیہ کے خلاف بیان کرنا تو اس جماعت کا عام معمول بلکہ آئی امر بیان کے مذہب کی بنا رہے۔ غضب تو یہ ہے کہ یہ جماعت خود ساختہ عبارت کو بھی قرآن شریف کی آیت قرار دے لیتی ہے۔ یا کلمات قرآن کو مختلف مواضع سے لیکر ایک جگہ جمع کرکے آیت کہ لیتی ہے حالانکہ قرآن شریف وجوداتہا ادلجہ سے موجود ہے۔ مثال کے لئے لاہوری پیغام صلح "کے وہ الفاظ پیش کئے جاتے ہیں۔ جو آپنے اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۹ جون سنہ ۱۳ء میں نقل کئے ہیں۔ کہ صاحبزادہ محمود احمد صاحب کے اس حکم پر کہ ان کے مریدان خاص انجمن اشاعت اسلام لاہور میں چندہ نہ دیں۔ یہ نقض کرتے ہیں۔ کہ ان کا یہ حکم بالکل خلاف شرع ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کا یہ کھلا ارشاد ہے۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اے مومنو! اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔" اور اشاعت اسلام سے زیادہ اور کوئی نیک اور عمدہ اللہ کی راہ نہیں۔" انتہی۔

خاکسار نے قرآن شریف میں اس آیت کو نہیں پایا۔ باوجودیکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے نعمت حفظ قرآن سے بھی بہرہ ور ہے۔ اور بعض دیگر جلیل القدر حفاظ سے بھی دریافت کیا۔ کوئی اس آیت کا پتہ نہیں بتاتا۔ کیا آپ ایڈیٹر پیغام صلح "سے اس آیت کا پتہ دریافت کر دیں گے؟ دیدہ باید۔

مجھے خیال ہے کہ آپ ایڈیٹر پیغام صلح کی طرف سے یہ عذر کر دیں گے۔ کہ وہ بیچارہ نہ حافظ ہے نہ عالم۔ اس سے ایسی غلطی ہونی ممکن ہے۔ لیکن میں آپکو ان کے ایک بڑے عالم و فاضل اور بخیال خود فضل مولوی صاحب کی بات بتاؤں۔ کہ انہوں نے بھی ایک دفعہ مجھ سے گفتگو کرتے کرتے یہ سنا دیا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ۔ اور ترجمہ یہ کیا۔ اے مومنو۔ خدا سے ڈرو تو خدا تمکو علم دیگا۔" حمایل خاکسار کے جیب میں تھی جھٹ مولوی صاحب کے سامنے رکھدی۔ اور کہا۔ کہ حضرت قرآن مجید میں سے یہ آیت نکالدیجئے۔ مولوی صاحب بہت دیر تک ورق گردانی کرتے رہے۔ لیکن نکال نہ سکے۔ وہ مولوی صاحب مولوی مبارک علی سیالکوٹی ہیں۔ ان کی نسبت بھی شاید آپ یہ کہدیں کہ زبانی مناظروں میں ایسا ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے میں آپکو ان کی جماعت کے ایک بڑے مصنف مرزا خدا بخش صاحب کی کتاب برائے نام عسل مصفےٰ "کا شہد بھی چکھاؤں۔ کہ اس میں کیا کیا گھوٹ ملایا ہے۔ اور ملاوٹ بنائی ہے۔

سنن دارقطنی کی روایت کسوف و خسوف نقل کرکے اس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" حالانکہ یہ روایت مرفوع چھوڑ موقوف علی الصحابی بھی نہیں۔ بلکہ قول تابعی ہے۔ اور وہ بھی بسند صحیح ثابت نہیں۔ اسی طرح عسل مصفےٰ میں متعدد حوالجات میں ایسا ہی کیا ہے۔ اصل کتاب کی عبارت کو کاٹ چھانٹ کر اپنا مطلب نکالا ہے۔ یا تحریف معنوی سے کام لیا ہے۔ اسپر بھی خاکسار کو خیال آتا ہے۔ کہ آپ کہدیں گے۔ کہ مرزا خدا بخش صاحب بھی گو وہ اپنی جماعت میں عالم علماء جاتے ہوں۔ لیکن در اصل عالم نہیں ہیں اور وہ بحکم نقل را چہ عقل۔

اس لئے بمصداق کل الصید فی جوف الفرا۔ ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔" خود آنجناب مرزا صاحب آنجہانی کے بعض حوالہ جات نقل کرتا ہوں۔ جو انہوں نے بحیثیت مجددی و بدعوے مسیحیت و مہدیت دئے ہیں۔ آپ اپنے آئینہ وساوس میں متعدد مقامات پر لکھتے ہیں۔ اللہ جلشانہ "فرماتا ہے۔ یا یھا الذین آمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا و یجعل لکم نورا تمشون بہ۔ مرزا صاحب کی یہ آیت بھی قرآن مجید محفوظ و مکتوب میں اس ترتیب نہیں ملتی۔ اس کے متعلق زلت قلم یا سہو کاتب کا عذر نہیں ہو سکتا کیونکہ مرزا صاحب نے اس کی واو کو تفسیری قرار دیکے اس سے اپنے مدعا پر دلیل قائم کی ہے۔ مرزا صاحب کا یہ سلوک کتاب اللہ ہی سے نہیں۔ بلکہ کتاب الرسول سے بھی یہی سلوک ہے۔ چنانچہ حدیث صحیح بخاری کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم کو اپنے ازالہ اوہام میں نقل کرتے وقت اس کے دو ٹکڑے کرتے ہیں۔ اور دوسرے ٹکڑے کے ساتھ الفاظ بل ھو زیادہ کرکے بل ھو امامکم منکم لکھتے ہیں۔ جس سے ان کا مطلب بآسانی نکل سکتا ہے۔ کہ مسیح ابن مریم نبی اسرائیل کا نبی نازل نہیں ہوگا۔ بلکہ اس امت مرحومہ سے ایک امام ہوگا جس کی صفت مسیح ابن مریم ہوگی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جب تک اس حدیث میں بل ھو کے الفاظ زیادہ نہ کئے جاویں مرزا صاحب مسیح نہیں بن سکتے۔ اب نتیجہ بالکل صاف ہے۔ کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب مسیح موعود بھی نہیں ہیں۔"

لطیفہ: پیغام صلح اور مولوی مبارک علی صاحب اور خود مرزا صاحب نے جو جو آیتیں پیش کی ہیں ان کے پہلے یا یھا الذین آمنوا لکھا ہے۔ اس سے خیال گذرتا ہے۔ کہ قرآن دانی میں قادیانیوں کا مبلغ علم صرف یہی قدر ہے۔ کہ جس نیک عبارت کے ساتھ یا یھا الذین آمنوا لگا لیا جائے۔ وہ قرآن مجید کی آیت بن سکتی ہے۔ اگرچہ قرآن مجید میں موجود بھی نہ ہو۔ اور حفاظ کو یاد بھی نہ ہو۔ سبحانک ھذا بھتان عظیم۔ اس سے زیادہ عجیب تو یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنے ازالہ اوہام میں قرآن مجید کے ایک ایسے نسخے کا پتہ دیتے ہیں۔ جو انکو کشف میں دکھایا گیا۔ اور اس میں انا انزلناہ قریبا من القادیان

۱۰) حوالہ نمبر [illegible]

AsliAhleSunnet.com

لکھا ہے۔ اگرچہ اس قرآن شریف میں جو بوساطت خاتم الرسل ہمارے پاس موجود اور ہمکو محفوظ ہے۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر لکھا ہے۔

اسی طرح کے اور بہت سے حوالے بھی ہیں۔ جو قادیانی لٹریچر کے شایقوں کے لئے ہم دوسرے وقت میں لکھ سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت اسی پر بس کرتے ہیں ؎

بپایاں رفت ایں دفتر حکایت ہمچناں باقی
بصد دفتر نشاید گفت حسب الحال مشتاقی

(سیالکوٹی)

اڈیٹر۔ گو یہی مثالیں کافی ہیں۔ مگر ایک مثال میں بھی اضافہ کرتا ہوں۔ جو پیغام پارٹی کے امیر قوم مولوی محمد علی صاحب (اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز) کے قلم سے نکلی ہوئی ہے۔ آپنے ریویو بابت فروری ۱۹۱۱ء میں آیت لکھی ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا انا خلقنا کم من ذکر و انثیٰ۔ اور ترجمہ بھی اسی کے مطابق کیا ہے حالانکہ یا ایھا الناس ہے۔ مگر اس سے کیا ہوتا ہے بھول چوک ہو ہی جاتی ہے۔

لطیفہ۔ ایک دفعہ مرزا صاحب کے عربی الہام میں غلطی تھی۔ تو اعتراض ہونے پر آپنے فرمایا۔ ہاں علم نحو کے قاعدے سے تو غلط ہے۔ مگر خدا قادر ہے جس طرح چاہے بولے۔ وہ ہمارے مصنوعی قواعد کا پابند نہیں"۔ وہ چاہے ہاتھی کو ہتھنی کہے یا ہتھنی کو ہاتھی (معقول)

سنیت رفع الیدین

تعمیل ارشاد ثنائی

(از مولوی عبدالحمید صاحب از حیدرآباد دکن)

ناظریان کرام اس عنوان پر متحیر نہ ہوں۔ بلکہ مہربانی فرماکر ۱۱۔ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ کا اخبار اہلحدیث صفحہ ۶ کالم اول ملاحظہ فرماویں۔ تو واضح ہوگا۔ کہ ما یجناب شیر اسلام مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی (متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ وفضائلہ عفی عنکم جمیلہ وحسناتہ) اڈیٹر اہلحدیث نے ناظرین والا تمکین کی فرمائش پر مجھ ہیچمدان کے سپرد فرمایا ہے۔ کہ میں اہلحدیث کے مذہب کے متعلق آمین کی طرح سے دوسرے مسائل پر بھی مضامین لکھوں۔ اس لئے تعمیل ارشاد ثنائی اس مضمون کا عنوان قایم کیا گیا۔ اور آئندہ بھی اسی عنوان سے مذہب اہلحدیث کے مسائل انشاء اللہ تعالےٰ بیان ہونگے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

معزز ناظرین اگر ذرا تکلیف فرماکے سنہ سابق کے اہلحدیث اخبار کی فایل ملاحظہ فرماتیں گے تو واضح ہوگا کہ مخزن ثنائی ۱۹۔ بابت ماہ جنوری ۱۹۱۳ء کے صفحہ کالم ۲ میں کمترین کا مضمون "قراۃ خلف الامام" شایع ہوچکا ہے۔ لہذا پیارے ناظرین یاد رکھیں۔ کہ اب فاتحہ خلف الامام اور آمین بالجہر کو چھوڑ کر دوسرے مضامین جب فرصت اپنی بساط کے موافق انشاء اللہ لکھتا رہونگا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔

رفع یدین

واضح ہو کہ رفع الیدین سنت غیر مؤکدہ ہے۔ اور رفع کی احادیث صحیح کثیر اور مشہور ہیں۔ اور عدم رفع کی ضعیف اور قلیل ہیں۔ جیسا کہ ناظرین کرام کو اس مضمون کے ملاحظہ سے بخوبی معلوم ہوجاویگا۔

احادیث رفع

(۱) صحیح بخاری میں (مندرجہ ذیل حدیث اور دو طرق سے کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ مگر ہم معنی روایت کی گئی ہے)

عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا کبر للرکوع واذا رفع راسہ من الرکوع رفعھما کذلک ایضاً وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرنے کے لئے تکبیر کہتے۔ تو اپنے ہاتھ مونڈھوں کے برابر اٹھاتے۔ اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے۔ تو اسی طرح اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد اور آپ سجدوں میں ایسا نہ کرتے تھے۔ (یعنے دونوں سجدوں کے درمیان آپ رفع یدین نہ کرتے تھے)

(۲) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن نافع ان ابن عمرؓ کان اذا دخل فی الصلوٰۃ کبر ورفع یدیہ واذا رکع رفع یدیہ واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ واذا قام من الرکعتین رفع یدیہ ورفع ذلک ابن عمرؓ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت نافع راوی ہیں۔ کہ عبداللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرتے۔ تو تکبیر کہتے۔ اور اپنے ہاتھ اٹھاتے۔ اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ اور دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تو اپنے ہاتھ اٹھاتے اور عبداللہ بن عمرؓ نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا۔ (یعنے یہ کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نماز پڑھی)

(۳) صحیح مسلم میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ وقبل ان یرکع واذا رفع راسہ من الرکوع ولا یرفعھما بین السجدتین

حضرت ابن عمرؓ ناقل ہیں۔ میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپنے نماز شروع کی۔ تو آپ نے مونڈھوں کے برابر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ اور رکوع کرنے سے قبل اور بعد بھی رفع یدین کی۔ اور سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھائے۔

(۴) سنن ابی داؤد میں (یہ حدیث اور تین طرق سے کسی قدر الفاظ مختلفہ کے ساتھ مگر ہم معنی روایت کی گئی ہے)

عن سالم عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع

سالم اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ جب آپ نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ فرماتے اور جب رکوع کر چکتے) بعد سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر بلند فرماتے۔

AsliAhleSunnet.com

القرآن العظیم [illegible]

(۵) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قام فی الرکعتین کبر و رفع یدیہ

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تو تکبیر کہکر ہاتھ اٹھاتے۔

(۶) جامع ترمذی میں ہے۔

عن سالم عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ یرفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع (قال ابو عیسے حدیث ابن عمرؓ حدیث حسن صحیح)

سالم اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپنے نماز شروع کی۔ اور جب رکوع کیا۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا مونڈھوں تک اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔ (امام ترمذی نے کہا۔ یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی حسن صحیح ہے۔

(۷) سنن نسائی میں (یہ حدیث اور ۶ طرق سے کسی قدر تغیر لفظی کے ساتھ مگر ہم معنی روایت کیگئی) ہے

عن ابن عمرؓ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ ثم یکبر قال وکان یفعل ذلک حین یکبر للرکوع ویفعل ذلک حین رفع رأسہ من الرکوع ویقول سمع اللہ لمن حمدہ ولا یفعل ذلک فی السجود۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ اونہوں نے کہا کہ میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپ نماز شروع کرتے۔ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے۔ (حضرت ابن عمرؓ نے کہا۔ کہ جب آپ رکوع (میں جانے) کے لئے تکبیر کہتے۔ تب بھی رفع یدین کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو بھی رفع یدین کرتے۔ اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ مگر سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ کرتے۔

(۸) سنن ابن ماجہ میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع ولا یرفع بین السجدتین

حضرت ابن عمرؓ راوی ہیں۔ کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو مونڈھوں تک ہاتھ اٹھاتے۔ مگر دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھوں کو نہ اٹھاتے۔

(۹) موطا امام مالکؒ میں ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع رفعھما کذلک ایضا وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ تو دونوں ہاتھ مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تب بھی دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ و ربنا لک الحمد کہتے۔ مگر سجدوں کے درمیان اور سجدہ میں جاتے وقت ہاتھ نہ اٹھاتے۔

(۱۰) سنن دارمی میں ہے۔

سالم اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے نقل کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ تو تکبیر کہتے تھے۔ اور ہاتھ اپنے مونڈھوں تک اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے تھے۔ تو تکبیر کہتے تھے۔ اور اپنے ہاتھ کو اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تھے۔ تو بھی اسی طرح کرتے تھے۔ اور دونوں سجدے یاد کہا کہ، سجدوں کے درمیان میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

(۱۱) جزء رفع یدین مصنفہ امام بخاریؒ میں (یہ حدیث اور دس طرق سے کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ ہم معنے روایت کی گئی) ہے۔

عن سالم عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا استفتح واذا رکع رفع یدیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اونہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز) شروع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع یدین کرتے تھے۔

(ناظرین کرام پر واضح ہوگیا ہوگا۔ کہ مرقومہ بالا حدیث کو عبداللہ بن عمرؓ سے ۲۲ طریقوں سے اعاظم محدثین مثلاً امام بخاریؒ۔ مسلمؒ۔ ابوداؤدؒ۔ ترمذیؒ۔ نسائیؒ ابن ماجہؒ۔ امام مالکؒ۔ دارمیؒ نے روایت کیا ہے، (۱۲) صحیح بخاری میں (اور صحیح مسلم۔ سنن ابی داؤد جامع ترمذی۔ نسائی (۲ طرق)، سنن ابن ماجہ۔ دارمی اور جزء رفع یدین (۲ طرق)، میں کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ مگر ہم معنے روایت) ہے

عن ابی قلابۃ انہ رأی مالک بن الحویرث اذا صلی کبر و رفع یدیہ واذا اراد ان یرکع رفع یدیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع رفع یدیہ وحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع ھکذا

ابو قلابہ ناقل ہیں۔ کہ مینے مالک بن حویرث کو دیکھا جب اونہوں نے نماز (شروع) کی۔ تو تکبیر کہی۔ اور رفع یدین کی اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا۔ تب بھی رفع یدین کی۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی رفع یدین کی۔ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

ناظرین نے دیکھ لیا کہ یہ حدیث بھی اصحاب صحاح ستہ وغیرہ سے ۱۲ طرق سے مروی ہے۔

(۱۳) صحیح مسلم میں ہے۔

عن وائل بن حجر انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین دخل فی الصلوٰۃ ثم التحف بثوبہ ثم وضع یدہ الیمنی علی الیسری فلما اراد ان یرکع اخرج یدیہ من الثوب ثم رفعھما وکبر فرکع فلما قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ فلما سجد سجد بین کفیہ

وائلؓ بن حجر روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے (رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی۔ تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔ (اور) تکبیر کہی۔ پھر اپنے ہاتھ کپڑے میں ڈھانک کر بائیں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ رکھا اور جب آپ نے رکوع (میں جانے) کا ارادہ فرمایا۔ تو کپڑے سے ہاتھوں کو (باہر) نکالا پھر رفع یدین کر کے تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو ہاتھوں کو اٹھایا۔ اور جب سجدہ کیا۔ تو دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سجدہ کیا۔

(۱۴) سنن ابن ماجہ میں و سنن ابی داؤد (۲ طرق) جامع ترمذی۔ سنن نسائی (۲ طرق) سنن دارمی۔ جزء رفع یدین (۱۰ طرق) سے کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ مگر ہم معنی (روایت) ہے۔

عن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فقام فاستقبل القبلۃ فرفع یدیہ حتی حاذتا باذنیہ فلما رکع رفعہما مثل ذلک فلما رفع راسہ من الرکوع رفعہما مثل ذلک

وائل بن حجر سے روایت ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا میں دیکھوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے ہیں۔ آپ کھڑے ہوئے۔ اور قبلہ کی طرف منہ کیا۔ اور دونوں ہاتھ کانوں کے برابر اٹھائے۔ جب رکوع کیا۔ تو بھی اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اٹھایا۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا۔ تو بھی اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اٹھایا

(یہ حدیث بھی ۱۳ طرق سے مروی ہے۔ جیسا کہ ناظرین پر روشن ہو گیا ہو گا)

(۱۵) سنن نسائی میں ہے

عن علقمۃ ابن وائل حدثنی ابی قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتہ یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا رکع واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ ھکذا واشار قیس الی نحو الاذنین

علقمہ بن وائل کہتے ہیں مجھ سے میرے باپ نے کہا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ تو میں نے آپ کو دیکھا۔ کہ جب آپ نے نماز شروع کی اور جب رکوع کیا۔ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا۔ تو اس طرح (اور قیس نے جو راوی ہیں اس حدیث کے دونوں کانوں تک اشارہ کیا) آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا

(۱۶) سنن ابی داؤد میں (اور اسی کے قریب قریب ترمذی اور ابن ماجہ اور جزء رفع یدین میں دو طرق سے روایت) ہے

عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام الی الصلوٰۃ المکتوبۃ کبر ورفع یدیہ حذو منکبیہ ویصنع مثل ذلک اذا قضی قرأتہ واذا اراد ان یرکع ویصنعہ واذا رفع من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شیئ من صلاتہ وھو قاعد واذا قام من السجدتین رفع یدیہ کذلک وکبر

حضرت علی رض حکایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فریضہ ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے۔ تو تکبیر کہتے۔ اور اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھاتے۔ اور جب قرءۃ ختم کر کے رکوع (میں جانے کا) ارادہ فرماتے۔ تو بھی ایسا ہی کرتے۔ (یعنی رفع یدین کرتے) اور جب رکوع سے (سر) اٹھاتے۔ تو پھر بھی عمل (یعنی رفع یدین) کرتے لیکن جب آپ بیٹھے ہوتے تو نماز میں کہیں ہاتھ نہ اٹھاتے (یعنی دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ کرتے) ہاں جب دو رکعتیں (پڑھ کر) کھڑے ہوتے تو اسی طرح رفع یدین کرتے۔ اور تکبیر کہتے۔

(۱۷) تنویر العینین میں ہے۔

اخرج الحاکم عن علی رض ابن ابی طالب قال لما نزلت ھذہ الآیۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذہ النحیرۃ التی امرنی بہا ربی قال انہا لیست بنحیرۃ ولکنہ یامرک اذا تحرمت للصلوٰۃ ان ترفع یدیک اذا کبرت واذا رفعت راسک من الرکوع فانہا صلوتنا وصلوٰۃ الملائکۃ الذین فی السمٰوات السبع قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع الایدی من الاستکانۃ التی قال اللہ عزوجل فما استکانوا لربہم وما یتضرعون.

حاکم نے حضرت علی رض سے نقل کی ہے۔ کہ حضرت علی رض نے کہا جب آیۃ انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت جبرئیل سے) پوچھا۔ کہ میرے رب نے مجھکو جس نحر کا حکم فرمایا ہے (اس سے کیا مراد ہے) (حضرت جبرئیل نے جواباً) کہا اس سے قربانی مراد نہیں ہے۔ بلکہ (اس سے) اللہ تعالیٰ نے آپکو یہ حکم فرمایا ہے۔ کہ جب آپ نماز پڑھنے کے لئے تحریمہ باندھنے کا قصد فرمادیں۔ تو اپنے ہاتھوں کو اللہ اکبر کہتے وقت اٹھائیں۔ اور جب رکوع سے سر اٹھائیں (تب بھی ہاتھوں کو اٹھائیں) کیونکہ ہماری اور ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی (اسی طرح) نماز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رفع یدین کرنا اس عاجزی کی صورت ہے۔ جسکو اللہ عز وجل نے (قرآن مجید میں) فرمایا ہے "پھر عاجزی نکی اپنے رب سے اور زاری نکرتے تھے"

(۱۸) سنن ابی داؤد میں (اور اسی کے مانند جامع ترمذی سنن ابن ماجہ اور جزء رفع یدین) ہے:۔

عن ابی ھریرۃ انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر للصلوٰۃ جعل یدیہ حذو منکبیہ واذا رکع فعل مثل ذلک واذا رفع للسجود فعل مثل ذلک واذا قام من الرکعتین فعل مثل ذلک

حضرت ابوہریرہ رض نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تھے۔ تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر کرتے (یعنی اٹھاتے) تھے اور جب رکوع کرتے تو (بھی) اسی طرح کرتے۔ (یعنی رفع یدین کرتے) اور جب سجدہ (میں جانے) کے لئے (رکوع سے سر) اٹھاتے۔ تو (پھر) رفع یدین کرتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے۔ تو یہی عمل کرتے۔ (یعنی رفع یدین کرتے)

(۱۹) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

AsliAhleSunnet.com

عن میمون المکی انه رأی عبد الله بن الزبیر وصلی بهم یشیر بکفیه حین یقوم وحین یرکع وحین یسجد وحین ینهض للقیام فیقوم فیشیر بیدیه فانطلقت الی ابن عباس فقلت انی رأیت ابن الزبیر صلی صلوة لم ار احدا یصلیها فوصفت له هذه الاشارة فقال ان احببت ان تنظر الی صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقتد بصلوة عبد الله ابن الزبیر

میمون مکی سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے عبد اللہ ابن زبیر کو امامت کرتے ہوئے دیکھا (اسطرح پر کہ) جب کھڑے ہوتے۔ اور جب رکوع کرتے۔ اور جب سجدہ کرتے۔ تو اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے (یعنے رفع یدین کرتے) اور جب قیام کے لئے اٹھنے کا ارادہ کرتے اور کھڑے ہوتے۔ (یعنے دو رکعت پڑھکر) تو بھی ہاتھ کا اشارہ کرتے (یعنے جو یہ دیکھا۔ تو بڑا تعجب ہوا۔ اور اس لئے) میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ میں نے (عبد اللہ ابن زبیر کو (کچھ اسطرح) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ جیسا میں نے کسی کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر میں نے ان سے اس اشارہ (یعنے رفع یدین) کا ذکر کیا۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔ اگر تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے کی آرزو ہے۔ تو عبد اللہ ابن زبیر جیسی نماز پڑھا کرو۔

(۲۰) سنن ابن ماجہ میں ہے۔

عن انسؓ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یرفع یدیه اذا دخل فی الصلوة واذا رکع

حضرت انسؓ (خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے۔

(۲۱) جزء رفع یدین میں ہے:-

عن انسؓ قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یرفع یدیه عند الرکوع

حضرت انسؓ راوی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے

(۲۲) سنن ابن ماجہ میں ہے۔

عن ابی الزبیر ان جابر بن عبد الله کان اذا افتتح الصلوة رفع یدیه واذا رکع واذا رفع رأسه من الرکوع فعل مثل ذلک ویقول رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فعل ذلک

ابو الزبیر کہتے ہیں جب جابر بن عبد اللہ نماز شروع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے۔ اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو (بھی) رفع یدین کرتے۔ اور کہتے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا

(۲۳) جزء رفع الیدین میں ہے۔

عن عمرؓ بن الخطاب عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن جابرؓ بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن عبیدؓ بن عمیر عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن ابن عباسؓ عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن ابی موسیؓ عن النبی صلی الله علیه وسلم کان یرفع یدیه عند الرکوع واذا رفع رأسه

حضرات عمرؓ۔ ابوہریرہؓ جابرؓ بن عبد اللہ عبیدؓ بن عمیرؓ (اپنے باپ سے) ابن عباسؓ ابو موسیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جب آپ رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔

(۲۴) سنن ابن ماجہ (بتین طریقے سے) اور مسند امام احمد صحیح بخاری، سنن ابی داؤد و جامع ترمذی، سنن نسائی اور منتقی ابن جارود، میں ہے۔

عن ابی حمید الساعدی قال سمعته وهو فی عشرة من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم احدهم ابو قتادة بن ربعی قال انا اعلمکم بصلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا قام الی الصلوة اعتدل قائما ورفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه ثم قال الله اکبر واذا اراد ان یرکع رفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه فاذا قال سمع الله لمن حمده رفع یدیه فاعتدل فاذا قام من الثنتین کبر ورفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه کما صنع حین افتتح الصلوة۔

ابو حمیدؓ ساعدی سے روایت ہے۔ محمد بن عمرو بن عطا نے کہا۔ میں نے ان سے سنا اس وقت جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابیوں میں بیٹھے تھے۔ ان میں سے ایک ابو قتادہ بھی تھے۔ غرض ابو حمیدؓ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر کرتے۔ پھر اللہ اکبر فرماتے۔ اور جب رکوع کا قصد کرتے۔ تو دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر کرتے۔ پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ پھر جب دو رکعتیں پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تو اللہ اکبر کہتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ انکو مونڈھوں کے برابر کر دیتے۔ جیسے شروع نماز میں کیا تھا۔

باقی باقی

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

(از مولوی احمد الدین صاحب شاہجہانپوری)

حدیث ہذا میں دو امر قابل غور ہیں۔ ایک تو حمل کی تشریح کہ اکذب الحدیث کا ظن پر حمل گو صحیح ہے مگر اس حمل میں نکتہ کیا۔ دوسرے ظن کے اکذب الحدیث ہونے کی تنقیح اور اکذبیت کی توضیح۔ حمل کی صحت کے متعلق تو بعض حضرات نے کچھ لکھا ہے جسکو ناظرین نے ملاحظہ کیا ہوگا لہذا پھر اسپر زور دینا مناسب نہیں ہاں اتنا عرض کرنا مناسب ہے۔ کہ جیسے حدیث مذکور میں فعل قلب کو محمول علیہ بنایا گیا۔ اور فعل جوارح کو محمول ہے۔ ایسے ہی دوسری حدیث میں اسی کا عکس بھی آیا ہے جیسا کہ حضور نے فرمایا فان الکذب ریبۃ۔ اس حدیث میں ریبہ فعل قلب ہے۔ جو کہ محمول ہے۔ [illegible]

AsliAhleSunnet.com

جوارح کذب پر ہے۔ علیٰ ہذا غور کرنے سے اور بھی اس قسم کی بہت سی مثالیں مل سکیں گی جس سے حل میں تو کوئی مناقشہ نہ رہا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس میں سر کیا ہے۔ کہ حضور نے ایسا کہا۔ واضح رہے کہ محمول علیہ ذات کے مرتبے میں ہوتا ہے۔ اسی واسطے اس کا اظہر ہونا ضروری امر ہے۔ حضور پرنور نے ظن کو محمول علیہ بنا کر اشارہ کر دیا۔ کہ جس کو تم اجل واظہر کذب کی نسبت کم جانتے ہو۔ یہ تو کذب سے بھی اخبث اور خبیث ہونے میں روشن تر ہے جیسے کذب سے ہر فرد و بشر متنفر ہے۔ علیٰ ہذا ظن سے بدرجہ اولیٰ متنفر و گریز چاہئے۔ اور چونکہ ظن اندرونی امراض اور پوشیدہ ڈاکوؤں کی طرح انسان کے لئے نہایت ہی مضر ہے۔ لہذا اوسکو اکذب الحدیث فرمایا اور یہ بھی ہے۔ کہ بدگمانی نفاق یا نفاق کا شعبہ ہے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ نفاق ایمان کا بیخ کن عدو ہے بنابریں حضرت نے بدگمانی کو کذب سے بھی ابتر جانا۔ اور اکذب الحدیث فرما کر اس سے اجتناب کی تاکید فرمائی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ جیسا نفاق فعل قلب پر کذب فعل جوارح کو۔ یہ ان المنافقین لکاذبون میں حمل کیا۔ ایسے ہی یہاں بھی ہے۔ اکثر فسادات اور حسد و بغض کی جڑ یہی کو تصور کرنا چاہئے۔ اور اسی نیک بخت بدگمانی نے ہزاروں کو تباہ کیا۔ خاصکر اہل علم اور حفاظ قرآن کو اس میں بہت ہی حصہ ملا۔ اپنے ہم جنس کے فروغ کو دیکھکر بلکہ صورت ہی کو دیکھکر بدگمانی کی آگ بھڑک اٹھی۔ اور اس کے عیوب کے تجسس میں ہر طرح سے متوجہ ہوتے اگر کچھ نہ ملا۔ تو جاہل بے علم تو ضرور ہی کہدیا۔ اگر اس سے بھی کام نہ چلا۔ تو دوسرا رخ بدلا۔ کہ اسکو خفیہ دہریہ اور بے دین کا خطاب دیا۔ غرض جب تک کوئی حکم نہ لگا لیں گے۔ چین نہیں۔ سچ ہے ع

لیا عقل دیں سے نہ کچھ کام انہوں نے
کیا دین برحق کو بدنام انہوں نے

پر تجسس عیوب کا اور حکم تکفیر یا دہریہ ہونے کا کیوں لگایا گیا۔ اس وجہ سے کہ ہمارے ہم جنس کی خوش بیانی خوش الحانی سنکر اور عمدہ تقریر تحریر دیکھکر ہم سے کوئی بھڑ نہ جائے۔ اور ہماری عزت میں تذلل واقع نہ ہو۔ اور ہماری آؤ بھگت میں کسی قسم کا نقصان پیش نہ آئے یا ہمارے تعصب سے ہمکو کوئی علیحدہ کردے اس بدگمانی نے اپنے ہم جنس ہم مذہب۔ ہم پیشہ بھائی پر یہ عنایت کی۔ کہ اسپر افترا بھی کیا۔ جھوٹ بھی بولا۔ اسکی حقارت اور ذلت کے بھی مرتکب ہوئے۔ اور اپنے غرور اور انا خیر کا ثبوت دیا۔ غرض یہ سب کچھ بدگمانی نے کر دیا۔ نہ اپنے جاہ و جلال کا خیال ہوتا۔ نہ یہ بدگمانی کے شرارے اٹھتے۔ اگر مجھے طوالت کلام کا خوف اور من ستر ستره الله کا لحاظ نہ ہوتا۔ تو میں نام بنام مع تاریخ وسنہ ان حضرات کا ذکر کرتا جن سے میری ملاقات ہوئی۔ اور جنکے بچشم خود اونکی بد اخلاقی اور بدگمانی کو دیکھا۔

مولوی لوگو۔ اس حدیث کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے۔ اور آیہ وفی انفسکم افلا تبصرون کو پڑھتے ہوئے ذرا اپنے حال پر بھی نظر کرتے جانا ع

تمہیں پر ٹھہرا ہے اور فتوے دار اب اپنی منصفی کا
ذرا تو کہنا خدا لگی ہی فقط سخن پروری نہ کرنا

ہم تہ دل سے مولانا ابوالوفا کے لئے دست بدعا ہیں کہ اللہ آپکی عمر میں برکت کرے۔ ایسے مسائل پیش کرکے علماء کرام کو انکی غفلت پر متنبہ کرتے ہیں۔ بلکہ انہیں کے زوائل و رذائل کی بیخ کنی و تشریح انہیں کے ہاتھوں کرتے ہیں۔ شاباش مولانا ع

عمرت دراز باد تا دور مشتری
مادر تو پیر خور بیم تو از عمر بے خبری

میرے دوستو ع

من نہ کردم شما حذر بکنید

(احمد الدین)

ایاکم والظن

جناب مولانا ابوالوفا صاحب کے حمل کا سوال جو اس حدیث کے متعلق ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا جواب ان دو جملوں سے ہو جاتا ہے۔ کہ حدیث کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حدیث نفسی دوسرے حدیث لفظی۔ اور یہ تقسیم کتب عقاید میں مسلمات سے ہے۔ اور اس کی بحث شروح تہذیب و شروح مسلم وغیرہ میں جا بجا مذکور ہے۔ گو ضمناً ہی سہی بولا کرتے ہیں۔ حدیث النفس یا ما لم تحدث به نفسه اخطل کا یہ شعر کافی ہے۔ اس لئے دیگر کتب کی عبارت پیش کرنے کی حاجت نہیں ع

ان الکلام لفی الفواد وانما
جعل الکلام علی الفواد دلیلا

دیکھئے تصدیق ظن وہم وغیرہ کلام نفسی یا حدیث نفسی کے قسم میں شمار کئے گئے ہیں۔ یہیں آنجناب غور فرمائیں۔ کہ آپکا اعتراض یا سوال اس بنا پر ہے کہ آپنے اکذب الحدیث میں حدیث سے کلام لفظی مراد لیا ہے۔ اور اس کے مراد ہونے میں کلام ہے۔ اور کلام نفسی یا حدیث نفسی مراد ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ پس جس شق پر اعتراض ہے۔ وہ مراد نہیں اور جو مراد ہے اوسپر اعتراض نہیں۔ والعاقل تکفیه الاشارة هذا ما حدث به نفسی والله اعلم (عبدالسلام مبارکپوری از مبارکپور)

(۱) یہ جملہ ایاکم والظن موقع تحذیر میں واقع ہوا جیسے ایاک والاسد یا حدیث شریف میں وارد ہوا ایاکم ومحدثات الامور دیا فرمایا۔ ایاکم وکرائم اموال الناس یا اتق دعوة المظلوم۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ جنس ظن ہی سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کیونکہ آگے اس کی علت بھی اسی عام لفظ میں فرمائی گئی۔ فان الظن اکذب الحدیث حالانکہ کلام اللہ میں فرمایا گیا۔ فاجتنبوا کثیرا من الظن اور علت میں فرمایا گیا۔ ان بعض الظن اثم۔ پہلی جگہ بزیادت لفظ کثیرا اور دوسری جگہ بزیادة لفظ بعض وارد ہوا۔ پس بظاہر حدیث و آیت میں تخالف ہے

(۲) دوسرا امر قابل غور یہ ہے کہ موقع تعلیل میں فرمایا گیا فان الظن اکذب الحدیث بصیغہ تفضیل ہیں یہ تفضیل کس پر ہے۔ اور کیوں کر ہے۔ کیونکہ بعض الظن کا گناہ ہونا یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے۔ لیکن مطلق ظن یعنے جنس ظن کا تمام حدیثوں سے اکذب ہونا غیر ظاہر ہے

(۳) تیسرا امر یہ ہے۔ کہ ایاکم والظن۔ فان الظن اکذب الحدیث میں ظن کا لفظ مکرر واقع ہے۔ اور دونوں جگہ معرفہ باللام ہے پس یہ لام موقع تحذیر اور موقع تعلیل میں بظاہر جنس کا معلوم ہوتا ہے۔ (عبدالسلام مبارکپوری)

AsliAhleSunnet.com

فتاوے

س نمبر ۶۰ - فقہ محمدیہ میں ہے۔ کہ نہیں آئی اندازہ میں تھوڑے اور بہت حیض کی ایسی دلیل کے قائم ہو۔ ساتھ اوس کے تحیت اسی طرح پاک ہونے کی مدت میں بھی کوئی دلیل نہیں آئی۔ یہ مسئلہ کتب فقہ شرح وقایہ ہدایہ وغیرہ کے بالکل خلاف ہے۔ میں اپنی ناقص عقل سے مسئلہ فقہ محمدیہ یوں سمجھتا ہوں۔ ایک روز اگر خون آوے وہ بھی حیض اور مہینے بیس اگر خون آوے وہ بھی حیض۔ اب اس فقرہ کا مطلب جیسا ہو۔ ذرا سمجھا دیجئے۔

زبیدہ کو پہلی تاریخ سے حیض شروع ہوا۔ ۹ تاریخ تک رہا۔ اگر بند ہو کر گیارہ کو پھر آ گیا۔ خاکسار اس مسئلہ میں یہ دریافت کرتا ہے کہ زبیدہ دس گیارہ کو صوم صلوٰۃ ادا کرے یا نہیں (ملا محمد بشیر)

ج نمبر ۶۰ - حنفیہ کے نزدیک بموجب ایک حدیث کے حیض کی اقل اور اکثر مدت محدود ہے۔ مگر جس حدیث کی بناء پر یہ حد مقرر کرتے ہیں۔ وہ حدیث صحیح نہیں۔ اس لئے فقہ محمدی والے نے لکھا ہے۔ کہ حد کوئی نہیں۔ ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض اس بناء پر زبیدہ صرف دس تاریخ کو صوم و صلوٰۃ کرے۔ گیارہ کو حیض شمار کرے۔ (۳۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۶۱ - مشرک دھوبی نے کلپ لگا کر کپڑے کو دیا۔ اور گمان غالب ہے۔ کہ بد احتیاطی سے کلپ لگایا گیا ہوگا۔ اس صورت میں کپڑے کو استعمال میں لانا کیسا ہے۔ (ملا محمد بشیر ریاست جھابوہ)

ج نمبر ۶۱ - گمان غالب ناپاکی کا ہے۔ تو اوس کپڑے کا استعمال کرنا درست نہیں۔ یا تو ایسے دھوبی سے دھلائے نہیں۔ یا اوس کے طریق دھلائی کی تحقیق کر کے تسلی کر لے۔

س نمبر ۶۲ - ایک شخص جس کا مال بالکل حرام ہے اوس کی مزدوری کر کے اجرت لینا جائز ہے۔ یا نہیں (شیخ کلو از شہر سلطانپور)

ج نمبر ۶۲ - حرام کمائی والے کی مزدوری کر کے اگر حرام مال ہی ملے۔ تو جائز نہیں۔ اگر اوس کی آمدنی کے ذریعے متعدد ہیں۔ تو جائز ہے۔

س نمبر ۶۳ - اگر بقر عید کے علاوہ قربانی کی جاوے تو وہ نفلی ثواب ہوگا یا کیا (ایضاً)

ج نمبر ۶۳ - بطور صدقہ کے جائز ہے۔ قربانی اوسکا نام نہ ہوگا۔

س نمبر ۶۴ - سنی المذہب اہل شیعہ کو ثواب رسانی کر سکتے ہیں یا نہیں۔ (ررر)

ج نمبر ۶۴ - ثواب رسانی جائز ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ میت بوجہ کسی بد اعتقادی کے ثواب کی اہل نہ ہو۔

س نمبر ۶۵ - سنی المذہب کو نماز فرض میں اہل شیعہ وغیرہ انہیوں کی اقتدا جائز ہے یا نہیں (ررر)

ج نمبر ۶۵ - بموجب حدیث اجعلوا ائمتکم خیارکم ایسے لوگوں کو امام بنانا جائز نہیں۔ اگر کہیں جماعت ہو رہی ہو تو بحکم وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ملجانا جائز ہے۔

س نمبر ۶۶ - سانڈ جو اہل ہنود اپنے بزرگوں کے نام سے چھوڑتے ہیں۔ اون کا کھانا جائز ہے یا نہیں (ررر)

ج نمبر ۶۶ - سانڈ مذکور اگر غیر اللہ کے تقرب میں ہیں تو اون کا کھانا بحکم آیت ما اهل به لغير الله حرام ہے۔

س نمبر ۶۷ - کسی عالم سنی المذہب کی درائت تمامی صحابہ کے درائت کے خلاف ہو۔ تو قابل عمل ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے تو صحت کی کیا دلیل ہے

ج نمبر ۶۷ - صحابہ کی درائت خصوصاً تمامی صحابہ کی درائت جب تک کسی نص کے خلاف نہ ہو۔ تمام امت سے مقدم ہے۔ رسالہ اتباع سلف صفحہ ۳۷ ملاحظہ ہو۔

س نمبر ۶۸ - سر الشہادتین کے حاشیہ پر تحریر ہے کہ عبید اللہ ابن زیاد کا جب سر کٹا تو ایک سانپ دہن سے گھس کر ناک سے نکل گیا۔ یہ روایت صحیح ہے یا کیسی۔ اور شہادت کے واقع میں کون کتاب معتبر ہے (ررر)

ج نمبر ۶۸ - یہ روائت میری نظر میں کسی معتبر روایت سے نہیں گذری۔

س نمبر ۶۹ - جنت کا وجود آسمان پر ہے یا زمین پر (ررر)

ج نمبر ۶۹ - قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے قیامت کے روز جو جنت ہوگی۔ وہ زمین پر ہوگی الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَوْرَثَنَا الْأَرْضَ - ۲ر داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۷۰ - جو اسباب ماثور جو کسی آیہ کریمہ کے پیچھے دیا جاتا ہے۔ جیسا ثمن یا تیکم بماء معین پڑھکر اللہ ربنا و رب العلمین - الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی پڑھکر بلی۔ سبح اسم ربک الاعلی پڑھکر سبحان ربی الاعلی۔ الیس اللہ باحکم الحاکمین پڑھکر بلی وانا علی ذلک من الشاهدين وغیرہ یہ امام اور ماموم یا قاری و سامع دونوں کے لئے حدیث صحیح سے ثابت ہے یا اس امام ہی کے لئے اگر ماموم یا سامع کے لئے بھی کسی حدیث صحیح سے صراحتاً ثابت ہوتا ہو۔ تو براہ عنایت وہ حدیث شریف بعینہ تحریر فرما کر ممنون فرماویں (خاکسار عبد العزیز از شہر [illegible])

ج نمبر ۷۰ - حدیث شریف میں من قرأ کا لفظ آیا ہے یعنی جو پڑھے۔ وہی جواب دے۔ البتہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدفعہ سورہ الرحمٰن پڑھی اور صحابہ کو فرمایا۔ کہ تم سے جنوں نے اچھا جواب دیا تھا جنوں نے کہا تھا۔ لا بشيء من نعمك ربنا نكذب ولك الحمد اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سننے والے بھی جواب دیں تو جائز ہے۔ ۲ر باقی داخل غریب فنڈ

س نمبر ۷۱ - رنگ سرخ۔ گلابی۔ زرد۔ سبز وغیرہ پختہ و خام ولایتی آتا ہے۔ اوس کے رنگے ہوئے کپڑے کو زیب تن کر کے نماز پڑھنا۔ یا پختہ رنگ سے رنگے ہوئے پر جائز ہے۔ یا پختہ و خام دونوں پر۔ اور آیا عورت کو جائز ہے۔ یا عورت مرد۔ دونوں کو (محمد حسین رمضانپور)

ج نمبر ۷۱ - بحکم حدیث شریف اترکونی ما ترکتکم۔ جب تک شرع سے منع منصوص نہ ہو۔ جائز ہے۔ مرد۔ عورت سب کو جائز ہے

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

مولانا ابوالوفا صاحب اخبار ہذا دو آئندہ جنوری کے اخبار کے مضامین مرتب فرما کر گورکھپور کے اسلامیہ جلسہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ یہ اخبار انکی عدم موجودگی ہی میں لکھا گیا اور چھپا ہے۔ اس لئے اس اثنا میں اگر کسی ایسے کام کی جو ان سے متعلق ہو تعمیل وتکمیل نہ ہو سکے۔ تو ناظرین معذور سمجھیں۔

غریب فنڈ۔ میں اس ہفتہ از محبوب حسین صاحب ڈلیہ ۱۲ / فتوئے فنڈ ۲ / وصول ہوئے۔ بقایا سابقہ ۴۳۰ / کل [illegible]

افسوسناک موت۔ گذشتہ ہفتہ ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب کی وفات کی خبر ایسے وقت میں موصول ہوئی جبکہ کاپیاں پریس میں جاچکی تھیں۔ ڈاکٹر مرحوم کی وفات سے جو صدمہ اہل حدیث جماعت کو پہنچا ہے۔ محتاج بیان نہیں جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اسی وفات کی خبر اطلاع دیتے ہیں جو درج ذیل ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پشاور سے سید محمد جن ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب کی خبر دی ہے۔ کہ جناب ڈاکٹر صاحب کا انتقال ہو گیا۔ آہ! میرے لئے پشاور کی لالٹین ٹوٹ گئی۔ اس کا چراغ گل ہو گیا۔ اور میں ڈاکٹر صاحب کے دیکھنے سے محروم۔ مرحوم پرانے اہلحدیث زمانے کے سرد وگرم چشیدہ۔ کار آزمودہ نامور علماء کے صحبت یافتہ۔ اور انکی تحریر وتقریر ملک سے دلچسپی رکھنے والے تھے۔ تین لڑکے اور تین لڑکیاں اولاد تھی۔ تینوں لڑکیاں قرآن شریف کی حافظ۔ سب سے چھوٹی لڑکی چند سال ہوئے۔ انکی زندگی میں فوت ہو گئی تھی۔ مرحوم کے علمی مضامین تحفہ سند۔ اشاعت السنہ (سفیر سند) اور اہلحدیث میں اکثر نکلتے رہے ہیں۔ وہ ایک بامذاق صحیح الفطرت سلیم المزاج۔ عامل بالسنت۔ موحد۔ متبع سنت تھے خاکسار سے ایک خاص انس اور شغف تھا۔ افسوس ہم ان کا غم کھانے کے لئے پیچھے رہ گئے خدا تعالیٰ انکو اپنی رحمت میں جگہ دے۔ ان کا ماتم صرف ان کے خاندان کے لوگوں کو نہیں بلکہ سب اہلحدیثوں کو ہے۔ وہ ایک بامروّت صاحب سخاوت شخص تھے۔ اور رقم خرچ خرچ کر دوسروں کو حلقہ اتباع حدیث میں لانے والے۔ میں ان کے اوصاف گننے سے قاصر ہوں۔ خدا تعالیٰ ان سے نیک معاملہ کرے۔ وہ سب کے علانیہ و پوشیدہ سے واقف ہے۔ سب اہلحدیث جنازہ غائبانہ سے ممنون فرمائیں۔

خاکسار ابراہیم سیالکوٹی۔

افسوس کہ مفتی محمد فدا خاں صاحب پشاوری بھی فوت ہو گئے۔ مرحوم ایک با اخلاق آدمی تھے جلسہ کانفرنس کے لئے آپنے مکان عطا فرمایا تھا۔ خدا غریق رحمت کرے۔

حافظ محمد حسین صاحب جناب مولوی عبدالرحمٰن خانصاحب قاضی ہیڈ وارڈ (فرنٹیر اکس) کی وفات کی خبر دیتے ہیں۔

انتقال پُرملال مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی نے اپنے لخت جگر مولوی حکیم عبدالجبار صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر دی ہے۔ مرحوم نوجوان۔ صالح تھے۔ ان کے انتقال سے جو جناب حافظ صاحب کو صدمہ پہنچا ہے۔ وہ نہایت رنجدہ ہے۔ لائق بیٹوں کا پرورش پانا اور پھر والدین کو داغ مفارقت دے جانا ایک ایسا دلخراش سانحہ ہے۔ کہ جس کی یاد سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپکو صبر دے۔ ہم آپ کے اس رنج میں شریک ہیں۔ اور مرحوم کے لئے دعاء مغفرت کرتے ہیں۔ اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ۔

ناظرین سے التماس ہے۔ کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اور پسماندگان کے لئے دعاء صبر۔

دوا اور دعا کے خواستگار اس حقیر کے دینی محبوں سے ایک شخص کو چھ سات سال سے درد شکم کا عارضہ لاحق ہے۔ پہلے تو یہ درد برس یا چھ مہینے کے بعد اٹھا کرتا تھا۔ بعد ازاں دو مہینے ڈیڑھ مہینے کے بعد اٹھنے لگا۔ لیکن اب درد ہر روز اٹھتا ہے۔ پیٹ میں سخت پیچ محسوس ہوتا ہے جس سے مریض بالکل بیتاب ہو جاتا ہے۔ اور پیٹ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیتا ہے۔ اس وقت اس کی حالت بہت ہی ردّی ہو جاتی ہے۔ اس عارضہ کے دفعیہ کے لئے پیہم بہت سے علاج کئے گئے۔ لیکن کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔

دوسرے محب کی ایک لڑکی جس کی عمر اب ڈھائی سال کی ہے۔ اپنے پاؤں سے نہیں چل سکتی۔ اس کے دونوں پاؤں گویا کہ بالکل لنج ہیں۔ دونوں پاؤں میں طاقت رفتار ذرا بھی نہیں ہے۔ ڈاکٹری علاج کئے۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا اس لئے یہ احقر حکیم صاحبوں کی خدمات میں کمال انکسار کے ساتھ التماس کرتا ہے۔ کہ کوئی صاحب ازراہ ہمدردی دونوں مریضوں کے لئے مجرب اور نافع نسخے تجویز فرما کر اخبار اہلحدیث امرتسر میں مشتہر فرما کر مشکور فرما دیں۔ اور نیز دونوں کے مرض کے دفعیہ کی دعا کریں۔

الملتمس احقر العباد عبدالرؤف از امراؤتی ملک برار دکن

دوا دینے کو طیار ہوں اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۲ محرم بجواب سوال الٰہی عیسے میاں صاحب کو اطلاع دیں کہ میں انکو اس شرط پر دوا دینے کو طیار ہوں۔ کہ آپ مہربانی کرکے دو غریب نادار امامان مسجد کے نام اخبار اہلحدیث جاری کرا کے مجکو بذریعہ اخبار یا خط اطلاع دیں۔ اڈیٹر صاحب کی تصدیق پر میں دوائی ارسال کر دونگا۔

انشاء اللہ ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی صحت حاصل ہوگی۔ آپ کو یہ شکایت اس لئے پیدا ہوئی ہے۔ کہ آپ کے نخاعی اعصاب میں ورم پیدا ہو گیا ہے۔ اور مادہ غلیظ ہو کر منجمد ہو گیا ہے۔ جب تک تحلیل نہ ہوگا آرام نہیں ہوگا میں آپ کو مجرب دوائی روانہ کر دونگا آپ صحت یابی کے بعد بطور شکریہ دو پرچہ اخبار مستحقین کے نام جاری کرا دیں۔

خاکسار نورالدین حکیم حاذق لاہور
(موجد دوازہ)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

نہایت رنج و افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ حضور وائسرائے کے صاحبزادہ لفٹنٹ ہارڈنگ زخموں سے انتقال کر گئے۔

قیصر جرمنی تندرست ہو کر پھر میدان جنگ کو چلا گیا ہے۔

جرمن جنگی جہازوں نے جو سکاربرو۔ ہارٹل پول اور ہیٹبی (واقعہ انگلستان) پر گولہ باری کی تھی اس سے نقصان جان کے علاوہ ۲۲ لاکھ روپے کا مالی نقصان بھی ہوا۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سکاربرو۔ ہارٹل پول اور ہیٹبی پر حملہ کرنے سے جرمنوں کی غرض یہ تھی۔ کہ انگریزی جنگی جہاز ادھر آئیں۔ اور ان سرنگوں سے جو اس طرف جرمنوں نے بچھا رکھی ہیں تباہ ہو جائیں۔

گورنمنٹ انگریزی نے خدیو مصر عباس حلمی پاشا کو تخت مصر سے علیحدہ کر کے انکی جگہ اون کے چچا حسین پاشا کو سلطان مصر بنا دیا ہے۔

خدیو عباس حلمی پاشا کی علیحدگی کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ اس نے ترکوں اور جرمنوں سے ملکر انگریزوں کے خلاف سازش کی

مشرقی میدان جنگ میں جرمن اور آسٹروی فوجیں روسی فوجوں کے ساتھ نہایت خونریز جنگ میں مصروف ہیں۔

روسیوں کو اپنے مورچے چھوڑ کر پیچھے ہٹ جانا پڑا ہے۔ لیکن روسیوں کا دعوے ہے کہ ان کی اس پسپائی سے انکی حالت بہتر ہو گئی ہے۔

اخبار لنڈن ٹائمز کی رائے میں روسیوں کی اس پسپائی اور سخت خونریز جنگ میں مصروفیت کے باعث کراکو کے محاصرہ اور سلیشیہ پر حملہ کو کسیقدر دور زمانہ پر ڈالدیا ہے

روسیوں کا دعوے ہے۔ کہ انہوں نے گلیشیہ میں آسٹروی فوجوں کی پیشقدمی روکدی ہے۔ اور آسٹروی قلعہ پرزمسل کی فوجوں نے روسی فوج پر حملہ کر کے ان کی صفوں کو درہم برہم کرنے کے ارادہ میں ناکامی رہی

روسی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے جرمنوں کو دریائے بزورا اور آسٹروی فوج کو دریائے سبذر پر شکست دی۔

ایک اطالوی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ سرویہ سے جو بچی کھچی آسٹروی فوج واپس آسٹریا آئی ہے اس کے پاس نہ کوئی توپ ہے نہ ہی بندوق

آسٹریا کی رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ سرویہ میں آسٹروی فوج کو اس لئے شکست ہوئی ہے۔ کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے فوج کو سامان کا پہنچانا محال ہو گیا تھا۔

آسٹروی فوج کا سپہ سالار جنرل پوٹیوریک بوجہ علالت مستعفی ہو گیا ہے۔ اور اسکی جگہ آرچ ڈیوک یوجین کا تقرر ہوا ہے۔

ٹریسٹ (آسٹریا) کا امریکن قونصل اطلاع دیتا ہے کہ آسٹریا میں اسوقت ۲۸ کلکتہ اور ۷ بمبئی کے اسیران جنگ موجود ہیں۔ ان سے اچھی طرح سلوک کیا جاتا ہے اور مذہبی جذبات کا پاس ادب ملحوظ رکھا جاتا ہے اکثر قیدی مسلمان ہیں۔ گورنمنٹ آسٹریا ان کو زندہ بھیڑیں دیتی ہے جن کو وہ خود ذبح کر کے کھانا پکاتے ہیں۔ چاول اور روٹی ان کے لئے بکثرت مہیا کی جاتی ہے۔

ایک امریکن جو برلن سے آیا ہے۔ بیان کرتا ہے۔ کہ جرمنی میں زیر آب چلنے والی کشتیوں پر بڑا بھروسہ کیا جاتا ہے۔ اور وہ بڑی سرعت سے تیار کی جا رہی ہیں تاکہ بحری جنگ میں کام آئیں۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن کے کارخانہ جہاز سازی میں جو جنگی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ ان پر گیارہ ہزار آدمی رات دن کام کرتے ہیں تاکہ تین ماہ میں وہ تیار ہو کر محکمہ بحر کے حوالہ کر دیئے جائیں

ہالینڈ کے رستہ سے خبر پہنچی ہے۔ کہ جرمنی میں صرف دو ہفتہ کے لئے کارتوس رہ گئے ہیں۔

جرمنی میں کارتوس بنانے کے لئے تانبا نہیں ملتا اس لئے جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگلستان میں جس قیمت پر تانبا بکتا ہے۔ اس سے دگنی قیمت پر بھی جہاں سے دستیاب ہو سکے۔ تانبا خرید لیا جائے۔

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ بصرہ سے تجارت کھل گئی ہے

روسیوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ انہوں نے بدھ کی رات کو ایک بہت بڑی جرمن فوج کو شکست دیکر ایک جرمن رجمنٹ کا صفایا کر دیا

امسٹرڈم (ہالینڈ) کے ایک اخبار کا نامہ نگار یہ لکھتا ہے۔ کہ متحدہ سپاہ نے مقامات لومبرٹسائڈ سینٹ جارجز۔ ویسٹنڈ۔ بکس شوٹ۔ لینگ مارک پشنڈل اور مورسلیڈ پر قبضہ کر لیا ہے

فرانس کی سرکاری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ متحدہ افواج قابل اطمینان طریقہ سے پیشقدمی کر رہی ہیں

لنڈن میں جو ہندوستانی سپاہی زخمی صحتیاب ہوئے ہیں۔ انہوں نے درخواست کی ہے۔ کہ میدان جنگ میں جانے سے پیشتر انہیں لنڈن کی سیر کر لینے دی جائے۔

امریکہ کا جہاز ٹینسی سکندریہ سے روانہ ہونے والا تھا۔ لیکن ساحل شام پر جنگی کاروائیوں کا نشو و نما دیکھکر اسنے اپنی روانگی ملتوی کر دیا ہے

جنوب مغربی جرمن افریقہ کی فوج نے پھر پرتگال کے افریقی علاقہ انگولا پر حملہ کیا ہے۔ جسپر گورنمنٹ پرتگال نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ انگلستان کی تائید میں جنگ میں حصہ لینے کو تیار رہے۔

روسیوں کی اطلاع مظہر ہے کہ وان کے قریب ان کی ترکوں سے جنگ ہو رہی ہے۔

فرانسیسی پارلیمنٹ کا ۲۲ دسمبر کو پیرس میں اجلاس ہوا۔

فرانسیسی گورنمنٹ بورڈو سے پھر پیرس میں واپس آ گئی ہے۔

ایک جرمن اخبار لکھتا ہے۔ کہ ہم ہنوز منزل مقصود سے بہت دور ہیں۔ بے تعلق سلطنتوں میں سے اکثر ہمارے خلاف ہیں۔ ایک اور بڑی سلطنت اور مشرق کی دو جنگجو قومیں دشمنوں کے ساتھ شامل ہونے والی ہیں

AsliAhleSunnet.com

موميائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا سستی وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کیلئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ روپیہ دو چھٹانک ۲۰ روپیہ پاؤ پختہ ۴۰ روپیہ مع محصول وغیرہ ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب احمد بنارسی کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے گذشتہ سال ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ جس سے خدا کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ مہربانی فرما کر بہت جلد ایک چھٹانک مومیائی وی پی ارسال فرماویں

(۵ نومبر ۱۹۱۴ء)

جناب صاحب زادہ صاحب موضع جنگل سیا ضلع بستی سے تحریر فرماتے ہیں۔ عرصہ ہوا۔ آپ کے کارخانہ سے مومیائی طلب کی تھی معاف فرمائیے۔ آپکی مومیائی فی الحقیقت لاجواب قابل قدر ہے۔ مہربانی کر کے اب آپ ایک چھٹانک مومیائی بصیغہ ویلیو بہت جلد بنام مولانا عبد الستار صاحب ناظم مدرسہ اسلامیہ ..... روانہ کریں۔ شاید آپکو خیال ہو گا کہ میں کئی دفعہ منگا چکا ہوں

(۱۲ نومبر ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

اسلام اور علماء فرنگ۔ اسلام کی صداقت و حقیقت پر علماء یورپ کی رائیں ۳ر

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنی

حضرت مولانا اسمعیل شہید رحمۃ اللہ کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے نادر حالات۔ واقعات و مکتوبات

جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے۔ لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری یاد رہنا نصیب ہوئی۔ جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے۔ جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب وہ نواب امیر خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے گھیرے میں آگیا۔ اور جنکے ساتھ تائب ہوا جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے۔ جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا۔ جن کی دعا سے ایک شبعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رفض سے تائب ہوا۔ جن کی دعا سے دیوانے ہوشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں۔ جو حج پر گئے۔ تو راستہ میں انگریزوں نے انکو دعوتیں دی۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے۔ اور لاعلاج بعلیب خاطر مسلمان ہوئے۔ اسی ضمن میں مولانا اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبد الحی کے بھی مذکور ہیں۔ جو نہایت دلچسپ۔ مفید اور سراپا نصیحت ہیں

اصلی قیمت دو روپیہ ۲ر دعایتی ڈیڑھ روپیہ ۸ر

قسطنطنیہ قسطنطنیہ نہ صرف زمانہ حال کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کا پایہ تخت ہے۔ بلکہ دنیا بھر میں خوبصورت شہر ہے۔ یورپ و ایشیا کی قدیم تاریخی اور صنعتی دلچسپیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں اس شہر کے مفصل حالات۔ قابل دید عمارات۔ خصوصاً عالیشان مساجد و مقابر سلاطین ترک بازار۔ سڑکوں و محلوں وغیرہ کے درج ہیں۔ قسطنطنیہ کے متعلق ہر قسم کی سیر اور کامل واقفیت گھر بیٹھے کر لو۔ اصلی قیمت ۱۲ر دعایتی ۱۲ر

فتح قسطنطنیہ یعنی سلطنت عثمانیہ کے عروج اور زوال کے اخلاقی باعث ترکوں کے اعلےٰ فوجی نظام فتح کے پیشتر کے حالات وکوائف متکلی اور یونانیوں کے عہد و پیمان۔ صلح کی کوشش اور جنگ کی تیاریاں محصورین اور محاصرین کی صف آرائیاں۔ آخری عیسائی بادشاہ کے کارنامے اور رقت انگیز حالات سلطان محمد فاتح اور کانسٹنٹائن کی خصلت کے موازنات۔ اصلی قیمت ۱۲ر دعایتی ۱۰ر

تاریخ عرب ملک عرب کی تاریخ ہر مسلمان کے لئے جاننا ضروری ہے اس میں عرب کی بحری و بری تاریخ کے مفصل حالات مذکور ہیں اصلی عہ دعایتی ۱۲ر

تاریخ مراکش افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست اسلامی سلطنت مراکش یا مغرب الاقصےٰ کی مفصل تاریخ۔ رقت انگیز مناظر۔ قیمت عہ دعایتی ۱۲ر

تاریخ ٹیونس و طرابلس شمالی افریقہ کی یہ ہر دو نامور اسلامی سلطنتیں بہت کچھ بحری۔ بری بلاغت اور عظمت حاصل کر چکی ہیں۔ ان کے سلاطین کی تاریخ دلچسپی سے خالی نہیں۔ قیمت ۱۲ر دعایتی ۱۰ر

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ ڈبا کھٹیکاں امرتسر

AsliAhleSunnet.com

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

یعنی حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے
حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری
جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے۔ لیکن
جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت
نصیب ہوئی جنکو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جنکی سواری
کے گھوڑے ام غذا نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر علیخاں
والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو
انگریزی سپاہ و فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دست میں
آگئی۔ اور جنگ سے تائب ہوگیا۔ جن کے دشمن آپ کو
قتل کرنے آتے تو مرید و دوست بیعت ہوجاتے۔ جنکے
خدام کو ہمیشہ غیب سے فرح ملتا جنکی دعا سے شیعہ
عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے
نصیحت پاکر رفض سے تائب ہوا جن کی دعا سے
دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہوکر نیکوکار ہوگئیں جو
حج پر گئے تو راستے میں انگریزوں نے انکو دعوت
دی۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنوں
ہوگئے۔ جنکے ہاتھ پر مالدار ہندو سیٹھ سچی خواب
دیکھکر مسلمان ہوا۔ غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات
کے لئے پونے تین سو صفحہ کی کتاب منگا کر ملاحظہ فرماویں
قیمت علاوہ محصولڈاک ——— ۱۲

ملنے کا پتہ
مینیجر صوفی پنڈی بہاؤالدین
ضلع گجرات

کتاب خیر الاسلام بتائید زینت الاسلام پنجابی
ایک کم فہم بدعتی مُلا نے زینت الاسلام کا رد لکھا تھا۔ اس
رد کی تردید میں یہ کتاب ۱۴۰ صفحات میں بتقطیع
۲۲×۲۹ طبع ہوئی ہے قیمت قریب لاگت صرف ۱۲
بلا محصول ہے بدعات مروجہ کا خوب قلع قمع کیا گیا
شائقین سنت نبوی پتہ ذیل سے طلب فرماویں

خیر الدین احمد از سرسہ ضلع حصار

شفا خانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و احتلام
ان حبوب سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہوجاتا ہے
ضعف دماغ اور رقت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے
اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت عـــہ
طلا — اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتدا-
لیوں سے پیدا ہوتے ہیں دس دن کے اندر دور ہوجاتے ہیں
اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے ایک استعمال سے
فربہی درازی اور قوت مردی حسب دلخواہ حاصل ہوجاتی ہے
قیمت صرف ۲

تپ لرزہ — اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی
چڑھا ہو اور سخت کیوں نہ ہو۔ دو تین دفعہ کے استعمال
سے دور ہوجاتا ہے۔ قیمت ۱۲

شربت دافع بواسیر خونی

بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر و مجرب ہے فی بوتل ۱۲
مینیجر شفاخانہ یونانی چوک گجرانوالہ

سرمہ آسمانی

داؤدی شفاخانہ
یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں میں اکسیر ہے کمزوری
پانی جانا۔ نزول الماء کا خوف۔ جالا کدورت۔ غبار یا
جلد جلد گھنے آجانا۔ لال ڈورے پیدا ہونا وغیرہ سب
میں بفضلہ تعالی حکمی ہے۔ قیمت مع محصولڈاک
فی تولہ عـــه　ان رجسٹرڈ
(نوٹ) ادویہ چشم کے ہمراہ مزاج و طبیعت اور قبض وغیرہ
کا حال بتلاکر کوئی خوراک کی دوا بھی طلب کرنا چاہیے
(دیگر) شفاخانہ ہذا میں جملہ امراض کیلئے ادویہ مرکب
بہم پہنچانے کا انتظام کیا گیا ہے
ابو داؤد عبد الصمد سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی
مالک داؤدی شفاخانہ بہاولپور

تحقیقات جدیدہ امراض شدیدہ عـــه
ملنے کا پتہ ڈاکٹر حسن انچارج شفاخانہ ڈہاب
کھٹیکاں امرتسر

شائقو دوڑو جلد خبر لو
نعمت دو جہاں حاصل کرو
صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمت میں تخفیف رعایت
یکم صفر ۱۳۳۳ھ سے اخیر ربیع الآخر تک

صحیح بخاری مترجم فارسی و حشیہ ...
قیمت ۱۲ — رعایتی قیمت مجلد ... جلد عہ
بارہ اول **صحیح مسلم** — مترجم حاشیہ یہ بھی اسی پایہ
کی کتاب ہے۔ اصلی قیمت ۵ رعایتی ۴
زہد الانسان — منظوم مصنفہ مولوی عبد علی صاحب
ساکن موضع کلاس والا اصلی قیمت ۱ رعایتی ۴
پس اب مسلمانوں کو مناسب ہے کہ درخواستیں
بھیجکر کتابیں منگوالیں کتابیں بذریعہ وی پی پیکٹ
ارسال ہونگی۔ محصولڈاک وغیرہ ہر حالت میں
بذمہ خریدار ہوگا۔
المشتہر
نور محمد عبد الرحمن تاجران کتب دینیہ شہر
فیروزپور دروازہ ملتانی

الانصاف فی حقوق الاحناف — احناف کے
جواب میں قیمت ۳
البرہان العجاب مسئلہ فاتحہ خلف الامام کے ثبوت میں
از مولانا بشیر احمد سہسوانی ۱
اے گائڈ ٹو پرشین عربک رولس اینڈ یوزز
اس کتاب میں فارسی عربی الفاظ کے مصادر اور انکی گردانیں
درج ہیں سکولوں اور کالج کے طالبعلموں کیلئے بہت
مفید ہے ۱۰
مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com